REGISTERD WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R. N. 61/57.

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔ وعلی عبدہ المسیح الموعود

POSTEL REGISTRATION NO. P/GDP-3.

جلد ۳۷ | شمارہ ۱۰

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور

نائب:- قریشی محمد فضل اللہ

شرح چندہ
سالانہ ۴۵ روپے
ششماہی ۲۳ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک } ۱۶۰ روپے
فی پرچہ ایک روپیہ

THE WEEKLY "BADR" QADIAN-143516-

۲۱ رجب ۱۴۰۸ ہجری ۱۰ امان ۱۳۶۷ ہش ۱۰ مارچ ۱۹۸۸ء

جماعتِ احمدیہ ہنسلو مڈل سیکس (برطانیہ) کے زیرِ اہتمام

جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بابرکت اور کامیاب انعقاد

آنحضور صلعم کی سیرتِ طیبہ پر علماءِ سلسلہ کی پُر معز تقاریر اور اہم غیر مسلم سیاسی شخصیتوں کا خراجِ عقیدت

رپورٹ مرتبہ مکرم مبشر احمد صاحب شکیل مقیم ہنسلو مڈل سیکس (برطانیہ)

حضرت رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق سیدنا حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا ایک زریں کارنامہ یہ بھی ہے کہ آپؓ نے حضرت شہِ لولاکؐ کی حقیقی عظمت و شان اور آپؐ کے محامد و محاسن کو ساری قوموں اور ملتوں پر آشکار کرنے کیلئے یہ دلکش اور ممتاز طریق جاری فرمایا کہ سال میں ایک ایسا دن مقرر کیا جائے جس میں جماعت احمدیہ کے زیر انتظام ساری دنیا کے مسلم و غیر مسلم اپنی اپنی جگہ ایک سٹیج پر جمع ہو کر حضرت سرورِ کائناتؐ کے اعلیٰ ترین اوصاف و محاسن بیان کریں۔ چنانچہ حضور رضی اللہ عنہ کے اس ارشاد کی روشنی میں جماعت احمدیہ عالمگیر حسب حالات ہر جگہ آنحضرت صلعم کی سیرتِ مبارکہ بیان کرنے کے لئے ہر سال شان و شوکت کے ساتھ جلسے منعقد کرتی ہے۔ اس تسلسل میں جماعت احمدیہ ہنسلو کو خدا کے فضل سے ۱۶ر جنوری ۱۹۸۸ء بروز ہفتہ ہیتھ لینڈ سکول کے ہال میں وسیع پیمانے پر تیسرا عظیم الشان جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ فالحمد للہ۔ اس جلسہ کو زیادہ سے زیادہ کامیاب بنانے کے لئے متعدد اجلاسات میں غور و مشورہ کیا گیا نیز حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بھی دعا کی درخواست کی گئی۔ مکرم امیر جماعت یو۔ کے اور مکرم امام صاحب و مشنری انچارج یو۔ کے سے بھی وقتاً فوقتاً ہدایات حاصل کی جاتی رہیں جو بہت مفید ثابت ہوئیں۔

انتظامات

:۔ جلسہ میں شمولیت کی غرض سے تمام کونسلرز، ہنسلو برو کے میئر، مختلف شعبہ جات اور تنظیموں کے سربراہان، علاقہ کے ایم پی، پولیس کے آفیسرز، تمام سکولوں کے ہیڈ ٹیچرز اور مذہبی تعلیم کے اساتذہ، ڈاکٹرز اور چند وکلاء کو ۳۵۰ کی تعداد میں نہایت دیدہ زیب سبز رنگ کے دعوتی کارڈز بھجوائے گئے۔ احباب جماعت نے بھی اپنے اپنے طور پر غیر از جماعت دوستوں کو مدعو کیا۔ تمام مدعوین سے بذریعہ ٹیلیفون بھی رابطہ قائم کیا گیا۔

مقررین کو قبل از وقت تحریراً مطلع کر دیا گیا تا وہ اپنے مضامین بآسانی تیار کریں۔ اس سلسلہ میں انہیں ضروری لٹریچر بھی فراہم کیا گیا۔ جو انہوں نے شکریہ کے ساتھ قبول کیا۔

پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق جلسہ کے روز منتظمین اور رضا کارتین بجے سہ پہر ہیتھ لینڈ سکول پہنچ گئے۔ ہال میں ترتیب کے ساتھ کرسیاں لگا دی گئیں۔ اور اس کے چاروں طرف مختلف کپڑے کے بڑے بڑے بینرز لگائے گئے۔ جن پر جلی الفاظ میں کلمہ طیبہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلیٰ وارفع مقام کے بارہ میں آیات قرآنی حوالے مع ترجمہ اور آنحضور صلعم کی مدح میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات مع ترجمہ آویزاں کئے گئے۔

(باقی صفحہ ۶ پر)

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۷ر امان (مارچ) ـــــ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہفتہ گزشتہ کے دوران ملنے والی آخری اطلاعات کے مطابق ہنوز مغربی افریقہ کے سفر پر ہیں جو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بے حد کامیاب اور بابرکت ثابت ہو رہا ہے۔ الحمد للہ۔

احباب کرام التزام کے ساتھ حضور پرنور کی صحت و سلامتی اور مقاصد عالیہ میں فائز المرامی کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔

ہ۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی مع محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ کے تاحال صوبہ کیرالہ کے تبلیغی اور تربیتی دورہ پر ہیں اللہ تعالیٰ آپ کا سفر و حضر میں حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

ہ۔ افسوس! مکرم مستری محمد یوسف صاحب متوطن کھڈا (یو-پی) مقیم قادیان مورخہ ۳ر ۳ر ۸۸ کو اچانک حرکت قلب بند ہو جانے کے باعث وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون (تفصیل آئندہ)۔

ہ۔ مقامی طور پر سب درویشان کرام و احباب جماعت بفضلہ تعالیٰ خیر و عافیت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

جشنِ صد سالہ احمدیہ جوبلی کی روحانی مسرتیں

ہمارے خلوص اور ایثار کی منتظر ہیں۔ ان مسرتوں کو دونوں ہاتھوں سے اپنے دامن میں سمیٹنے کے لئے ضروری ہے کہ ⊙ اگر ہم کسی وجہ سے اب تک صد سالہ جوبلی فنڈ کی بابرکت مالی تحریک میں شمولیت سے محروم رہے ہیں تو جس قدر جلد ممکن ہو سکے اس کمی کو پورا کریں ⊙ اگر ہمیں اللہ تعالیٰ نے پہلے سے زیادہ مالی وسعت عطا فرمائی ہے تو اپنے سابقہ وعدوں پر نظر ثانی کر کے ان میں خاطر خواہ اضافہ کریں۔ اور ⊙ نئے و پرانے تمام وعدوں کی جلد از جلد ادائیگی کر کے جشن صد سالہ کی روحانی مسرتوں کو دوبالا کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی بیش از بیش توفیق عطا فرمائے آمین۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر سے شائع کیا۔ پروپرائٹر:- نگران بورڈ بدر قادیان۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ
ہفت روزہ بدر قادیان
۱۰؍امان ۱۳۶۷ ہش

اس بحران کا بنیادی سبب کیا ہے؟

اسلام چونکہ امن اور سلامتی کا مذہب ہے اس لئے اُس نے جہاں وَاللّٰہُ لَا یُحِبُّ الْفَسَادَ (بقرہ: ۲۰۶) اور اِنَّہٗ لَا یُحِبُّ الظّٰلِمِیْنَ (شوریٰ: ۴۱) کے مقدس قرآنی الفاظ میں ہر قسم کے ظلم و استحصال اور فتنہ و فساد کی کلّی نفی کی ہے وہاں معاشرے میں رونما ہونے والی اس صورت حال کے معمولی معمولی حرکات کو بھی اَلْفِتْنَۃُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ (البقرہ: ۱۹۲) کے پرحکمت الفاظ میں بھیانک ترین معاشرتی جرم سے تعبیر کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے امتِ مسلمہ کو "خَیْرَ اُمَّۃٍ" قرار دیئے جانے کی ایک بنیادی وجہ بھی یہ بیان فرمائی ہے کہ وہ نوع انسان کی حقیقی ہمدردی اور فلاح و بہبود کے لئے پیدا کی گئی ہے نہ کہ اس کی بدخواہی اور استحصال کے لئے۔ روزِ روشن کی طرح واضح اس حقیقت کے باوجود ایک شخص کا دولت و ثروت اور حکومت و طاقت کے نشہ میں چور ہو کر کمزوروں پر دستِ ستم دراز کرنا اور اپنے تئیں مسلمان بھی قرار دینا، دونوں باتیں ایک دوسرے سے اسی طرح متنافر ہیں جس طرح کفر و ایمان، شرک و توحید اور تاریکی و روشنی ——!!

اسلام کے اِس پُرامن عصمار عافیت سے باہر دنیا کے کسی بھی دوسرے معاشرے میں دکھائی دینے والے اس نوع کے وحشتناک اور لرزہ خیز مناظر کو تو ضابطہ اخلاق کے فقدان اور تربیت کی کمی کا نتیجہ قرار دے کر نظر انداز بھی کیا جا سکتا ہے۔ مگر قرآن حکیم کی واضح ہدایات اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاکیزہ عملی نمونہ کے ہوتے ہوئے ایک اسلامی معاشرے میں رونما ہونے والے ظلم و تشدد اور وحشت و بربریت کے اِن اندوہناک واقعات سے صرفِ نظر کرنا ممکن نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آج تمام دنیا کی نگاہیں پڑوسی ملک پاکستان پر مرکوز ہیں جہاں نفاذِ اسلام کے بلند بانگ دعووں کے باوجود مذہبی، قومی، لسانی اور علاقائی تعصبات کے عفریت نے ہر طرف قتل و غارت گری اور لوٹ مار کا بازار گرم کر رکھا ہے۔ لیکن کوئی بھی اس کی ذمہ داری قبول کرنے کے لئے تیار نہیں۔ ایک طرف مذہبی اور سیاسی قائدین ہیں جو اس صورت حال کیلئے عوام کو موردِ الزام قرار دے رہے ہیں تو دوسری طرف ہر طبقہ فکر سے تعلق رکھنے والے سواد الناس ہیں جو ارباب مذہب و سیاست کو مطعون کر رہے ہیں۔ نتیجتاً صورت حال اسقدر پیچیدہ ہو کر رہ گئی ہے۔ کہ افراتفری کے عالم میں ملک کے دانشوروں کو کوئی بھی ایک ایسا ناصح پرزہ دکھائی نہیں دے رہا جس کے بدل دینے سے اصلاح احوال ہو سکے۔

ایک دوسرے کو موردِ الزام قرار دینے کی اِس مقابلہ آرائی کا کچھ اندازہ کرنا ہو تو ذیل کے تین اقتباسات ملاحظہ فرمایئے۔ پاکستان کا کثیر الاشاعت اُردو اخبار روزنامہ نوائے وقت اس تشویشناک صورت حال کی تمام تر ذمہ داری ملک کی موجودہ فوجی حکومت پر عائد کرتے ہوئے لکھتا ہے:-

"اس حقیقت سے کون انکار کر سکتا ہے کہ اسلام میں جمہوریت ہے اور جمہوریت میں اسلام ..... اگر کوئی شئے غیر جمہوری اور غیر اسلامی ہے تو وہ آمریت ہے۔ خواہ عسکری ہو یا غیر عسکری، باوردی ہو یا بے وردی۔ صدر محترم اس حقیقت کا ادراک جتنی جلدی فرمالیں قوم کے ہی نہیں اُن کے حق میں بھی اتنا ہی بہتر ہے۔"

(اداریہ نوائے وقت لاہور ۳؍فروری ۱۹۸۸ء)

دوسری طرف عوام ہی کا ایک طبقہ اس صورت حال کا ذمہ دار جماعت اسلامی کو قرار دیتا ہے۔ جس کی ترجمانی کرتے ہوئے کراچی کے جناب محمد اسلام صاحب "پاکستان جل رہا ہے" کے زیر عنوان رقمطراز ہیں:-

"آج ہمارا ملک ظلم و تشدد اور بربریت کی جس آگ میں جل رہا ہے یہ بھی جماعت اسلامی ہی کی لگائی ہوئی ہے ..... جماعت اسلامی کے صالحین جو خود ساختہ شریعت کے نفاذ کے لئے کراچی سے خیبر تک انتشار پیدا کرنے کا عزم کرکے میدان کارزار میں صف بستہ ہیں اللہ تعالیٰ ان کے شر اور دوسرے انگیزی سے پاکستان کو محفوظ رکھے"۔ (طلوع اسلام لاہور فروری ۱۹۸۸ء صفحہ ۵)

مندرجہ بالا سطور میں پیش کئے گئے خیالات کے بالکل برعکس صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق نے دن بدن بگڑتی اِس صورت حال کی تمام تر ذمہ داری عوام پر ڈالی ہے۔ جیسا کہ انہوں نے گذشتہ دنوں اسلام آباد میں منعقدہ مسلم متحدہ کنونشن میں کراچی کے پُرتشدد واقعات کا ذکر کرتے ہوئے کہا:-

"مسلمانوں کے ہاتھوں ہی مسلمان دربدگی کا شکار ہو رہے ہیں اور یہ اس امر کا ثبوت ہے کہ ہم نہ تو پاکستانی ہیں اور نہ ہی مسلمان حتیٰ کہ ہم انسان کہلانے کے بھی حقدار نہیں۔ کیونکہ اسلام ہمیں بھائی چارے کا سبق دیتا ہے لیکن آج ایک مسلمان دوسرے کا گلا کاٹ رہا ہے۔ اور اس طرح سے ہم ایک وحشی قوم بن چکے ہیں"۔

(نوائے وقت بحوالہ روزنامہ روشنی سرینگر ۲۶؍فروری ۱۹۸۸ء)

ان ہر سہ اقتباسات کا منصفانہ تجزیہ کرنے سے ہر شخص اس قطعی اور یقینی نتیجہ پر پہنچے گا کہ پاکستان میں جب کبھی بھی ظلم، تشدد اور وحشت و بربریت کا دور دورہ ہوا اس کے پس پشت ہمیشہ اسلام اور بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ تعلیمات سے روگردانی ہی کارفرما رہی ہے۔ خواہ ۱۹۵۳ء کے خونچکاں ہنگامے ہوں یا ۱۹۷۴ء میں رونما ہونے والے اندوہناک واقعات۔ خواہ ۱۹۸۴ء کے بعد سے لیکر اب تک حکومت کی ایماء سے احمدیوں پر توڑے جانے والے وحشیانہ مظالم ہوں یا صوبہ سندھ و کراچی میں آئے دن وقوع پذیر ہونے والے پُرتشدد فسادات بقول رسالہ طلوعِ اسلام لاہور:-

"سب اقرارِ خداوندی سے گریز، مکافاتِ عمل سے انکار، جزا اور سزا سے بے خوفی اور آخرت کی زندگی پر ایمان کے فقدان کا نتیجہ ہے"۔ (رسالہ طلوعِ اسلام لاہور فروری ۱۹۸۸ء صفحہ ۵)

فَاعْتَبِرُوْا یٰاُولِی الْاَبْصَار۔

(خورشید احمد انور)

درویشوں کے نام

نتیجۂ فکر محترم مولانا نسیم سیفی صاحب ایڈیٹر ماہنامہ تحریک جدید ربوہ

میرے دل کی ساری دعائیں درویشوں کے نام
رحمت کی گھنگھور گھٹائیں درویشوں کے نام

دل کی باتیں اہلِ دل کی محفل ہی میں کہیئے
جذبوں کی بے نام صدائیں درویشوں کے نام

راتوں کی خاموش فضا میں ٹپ ٹپ گرتے آنسو
تاروں سے معمور ردائیں درویشوں کے نام

ان کا ہر بیباک ارادہ راہگزر کی مشعل
راہی جو بھی گیت سنائیں درویشوں کے نام

سیلابوں سے منزل پانا ہے اُن کی تقدیر
طوفانوں کی شامیں شامیں درویشوں کے نام

جب اور اب میں فرق کا باعث ہے سعیٔ مشکور
تبدیلی کی تیز ہوائیں درویشوں کے نام

عرش نشیں اُن کے حُسنِ اخلاق کے ہیں مدّاح
اور اُن کی معصوم ادائیں درویشوں کے نام

ظلمت اُن کی جھولی ڈالو جن کے سر پر تاج
اور زمانے بھر کی ضیائیں درویشوں کے نام

ایمان و اخلاص کے مُجرم، مجرم بھی اقراری
ہاں کر دو تحریر سزائیں درویشوں کے نام

ان کی ہے دستارِ فضیلت دستاروں کی لاج
سارے جُبّے اور قبائیں درویشوں کے نام

بولے تو مَیں درویش نہیں ہوں دل کا ہوں درویش
آج نسیم مری آشائیں درویشوں کے نام

جماعت احمدیہ ساری دنیا میں اسیروں کی بہبودی کیلئے کام کرے

صبر، استغفار، تضرع، کامل انکسار اور تسبیح و تحمید غالب آنے والی قوموں کیلئے بہت ضروری ہتھیار ہیں

اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے ہوئے اس کے موحد بندے بن جائیں کیونکہ جو موحد بن جاتے ہیں ان پر کبھی موت نہیں آتی!

خلاصہ خطبات جمعہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمودہ ۴، ۱۱، ۱۸ فتح (دسمبر) ۱۳۶۶ ہش / ۱۹۸۷ عیسوی بمقام مسجد فضل - لندن

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ ۴ دسمبر ۱۹۸۷ء بمقام لندن

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور انور نے آیت قرآنی

وَكَمْ مِّنْ مَّلَكٍ فِي السَّمٰوٰتِ لَا تُغْنِيْ شَفَاعَتُهُمْ شَيْـًٔا
اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ اَنْ يَّاْذَنَ اللّٰهُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَرْضٰى ۝
(النجم آیت ۲۷)

کی تلاوت فرمائی اور اس کے پیش نظر شفاعت کے مضمون پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ شفاعت اللہ تعالیٰ کے قبضۂ قدرت میں ہے اور اس کی اجازت کے بغیر کسی کو شفاعت کا حق نہیں۔ فرشتے اور انبیاء بھی جب تک ان کو اذنِ الٰہی نہ ہو شفاعت نہیں کر سکتے۔ لیکن

شفاعت کا نظام

جاری سلسلہ ہے جو خدا کی مرضی سے حرکت میں آتا ہے اور ہر وقت آسمان پر ایسے فرشتے مامور ہیں جو شفاعت کے منصب پر قائم کئے جاتے ہیں وہ فرشتے کونسے ہیں اور ان سے کیسے تعلق ہو اور شفاعت کا مضمون کیسے جاری ہو۔ کیا ان کو بعض دوسرے فرشتوں پر ترجیح دی جائے گی۔
ان سوالات پر حضور نے بڑی تفصیل سے بحث فرمائی اور بتایا کہ جس طرح تمام انبیاء پر ایمان لانا ضروری ہے اور ایک نبی اور دوسرے نبی کے درمیان رسالت کے اعتبار سے فرق نہیں کیا جا سکتا یہی مضمون ملائک پر چسپاں ہوتا ہے کہ تمام ملائک پر ایمان لانا ضروری ہے اور کسی فرشتے سے ایسی دوستی کی اجازت نہیں دی جا سکتی جو دوسرے فرشتے سے تعلق توڑنے پر منتج ہو۔
فرمایا: تمام

کائنات کا ہر قانون

بعض ملائک کے تابع کارفرما ہے اور فرشتوں سے تعلق کے لئے اس نظام کو سمجھنا ضروری ہے اس کے بغیر ان کے ساتھ تعلق نہیں ہو سکتا اور اس کے بغیر فرشتوں کی دعاؤں اور استغفار سے جو وہ ایمان لانے والوں کے لئے کرتے ہیں فائدہ نہیں اٹھایا جا سکتا۔ اور نہ کوئی شفاعت کا اہل ہو سکتا ہے۔
فرمایا: شفاعت کے اندر ہم آہنگی اور مزاج کے ایک ہونے کا مفہوم ہے اس لئے فرشتے جن کاموں پر مامور ہیں اگر کوئی انسان ان کے کاموں میں ان کے ساتھ ہم آہنگ ہو جائے تو اس کا فرشتوں سے ایک تعلق قائم ہو جائے گا جس نیکی میں وہ انسان ترقی کرتا جائے گا اس نیکی کے فرشتے سے اس کا تعلق قائم ہوتا چلا جائے گا۔ پھر فرشتے کا کام ہے کہ وہ اس تعلق کے نتیجہ میں اس کے لئے دعا اور استغفار کرے۔ اگر فرشتوں جیسی بات پیدا نہ ہو سکے اور

ان کے مزاج کے ساتھ ہم آہنگی

نہ ہو تو پھر اپنی دعا کے لئے عظیم الشان توقعات فرضی ہیں۔ اسی طرح اگر آپ ان معاملات میں فرشتوں کے مقاصد سے ٹکرانے والی باتیں کر رہے ہوں تو یہ وہم دل سے نکال دیں کہ ان مواقع پر فرشتوں کی مدد تو آپ کو حاصل ہو جب آپ ضرورت مند ہوں۔ مثلاً ایک شخص دوسروں کے مال کھانے سے پرہیز نہیں کرتا اور دوسروں پر ظلم کرنے سے باز نہیں آتا تو جب وہ خود ایسے ابتلاء میں پڑتا ہے تو یہ امید رکھنا کہ اس کے لئے شفاعت کا مضمون جاری ہو بڑی حماقت ہے۔
فرمایا: فرشتوں سے تعلق قائم کرنے کے لئے ان سے ہم آہنگی بہت ضروری ہے جس جس صفت میں آپ ان کے ہم آہنگ ہونا شروع ہوں گے اس میں خدا تعالیٰ غیر معمولی قوتیں عطا کرنا شروع فرمائے گا۔ لیکن شفاعت کا اذن خدا کی طرف سے ہو گا کیونکہ فرشتے اس بات کے نااہل ہیں کہ کسی شخص کی ہم آہنگی کو جان سکیں کہ وہ لِلّٰہی ہے یا اس میں کوئی اور وجہ مخفی ہے اس لئے لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَرْضٰى کی شرط لگا دی۔ جن بندوں کے متعلق خدا چاہتا ہے ان کے لئے فرشتے شفاعت کی اجازت دیتے ہیں یا یہ کہ جن فرشتوں کو خدا چاہے شفاعت کی اجازت دیتا ہے ہر فرشتے کو نہیں۔
فرمایا:

شفاعت کا مضمون ان کے لئے حرکت میں آتا ہے

جن کا تعلق براہ راست خدا کے فرشتوں سے ایسا غیر معمولی ہو کہ اس تعلق کے اندر عام قانون سے ایک الگ بات پیدا ہو جائے یا اس سے محبت کرنے والا ایسا ہو جو خود ان لوگوں میں شامل ہو۔
آخر پر فرمایا کہ شفاعت کے مضمون پر غور کرتے ہوئے

اسیرانِ راہِ مولیٰ

اگر تم خدا کے ہو جاؤ گے تو یقیناً سمجھو کہ خدا تمہارا ہے!
(کشتی نوح)

پیشکش: گلوب ربر مینوفیکچررز ۱/۲ راجندرا سرانی کلکتہ ۷۰۰۰۷۳
فون: 27.0441
گرام: "GLOBEXPORT"

کا مجھے خیال آیا تو میری توجہ اس طرف ہوئی کہ باوجود دعاؤں کے ابتلاء لمبا ہوتا جارہا ہے کیونکہ نہ ہم ان کی خاطر معصوم اسیران خواہ وہ کسی مذہب سے بھی تعلق رکھتے ہوں ان کی بہبود کے لیئے کچھ نہ کچھ ضرور کریں تا کہ خدا کے اُن فرشتوں سے ہمارا تعلق قائم ہو جو اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوسکتے ہیں اس لئے ساری جماعت احمدیہ ساری دنیا میں اس طرف توجہ کرے اور اسیروں کی بہبودی کے لیئے کام کرے تاکہ خدا کے فرشتے ہمارے ان بھائیوں کے لیئے اعجاز دکھائیں اور خدا کے حضور شفاعت کریں جو اسیران راہ مولیٰ ہیں

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۱ر دسمبر ۱۹۸۷ء

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور انور نے سورۃ المؤمن کی درج ذیل آیات کی تلاوت فرمائی :-

فَاصْبِرْ إِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِيِّ وَالْإِبْكَارِ ۝ إِنَّ الَّذِينَ يُجَادِلُونَ فِيْۤ اٰيٰتِ اللّٰهِ بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ ۙ إِنْ فِيْ صُدُوْرِهِمْ إِلَّا كِبْرٌ مَّا هُمْ بِبَالِغِيْهِ ۚ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ؕ إِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ۝

حضور نے ترجمہ بیان کرنے کے بعد فرمایا کہ ان آیات میں فتح و نصرت کو قریب تر لانے کے جو اسباب بیان ہوئے ہیں ان کو سمجھنے کے بعد انسان پہلے سے زیادہ

دعوت الی اللہ کرنے کا اہل

ہو جاتا ہے۔ چنانچہ وہ دوست جن کی دعوت الی اللہ کو پھل نہیں لگتے اُن کے لیئے ان میں علاج بتایا گیا ہے۔ خدا نے جس نصرت کا وعدہ فرمایا ہے کہ جوق در جوق لوگ دینِ حق میں داخل ہوں گے اس نصرت سے پہلے اوّلاً صبر کی تلقین فرمائی ہے اور بتایا ہے کہ صبر کرنے والوں کے سوا دوسرے لوگ اس عظیم الشان فتح کو نہیں دیکھ سکیں گے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ صبر غیر سے مقابلہ ہوتا ہے اور ایک طرف انتہائی کمزور اور دوسری طرف انتہائی بڑی طاقت ہوتی ہے تو کمزور استقلال اختیار کرہی نہیں سکتا جب تک، کہ اس کے اندر غیر معمولی صبر کی طاقت موجود نہ ہو۔

فرمایا:

صبر کے اندر دو مفہوم داخل ہیں

ہر قسم کی تکلیف کو برداشت کرتے جانا اور کسی قسم کی مایوسی کا اظہار نہ کرنا دوسرے یقینِ کامل رکھنا کہ میں بہر حال ضرور غالب آؤں گا۔ فرمایا صبر اور یقین کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ صبر وہی لوگ کر سکتے ہیں جو اپنے مقصد کے غلبے پر کامل یقین رکھتے ہوں اور متذبذب نہ ہوں۔ یقین میں کمی آئیگی تو صبر کا دامن ہاتھ سے چھوٹ جائے گا۔ صبر کے ساتھ خدا کے وعدے پورے ہونے کا بھی تعلق ہے جو صبر کرتے ہیں ان کے حق میں خدا کا وعدہ آیا ہے اور جو صبر چھوڑ دیتے ہیں ان کے لیئے وعدہ پورا نہیں ہوا کرتا

فرمایا: ہر داعی الی اللہ کو یہ بات ضرور یاد رکھنی چاہیئے کہ صبر کے بغیر نہ دعوت الی اللہ ہوسکتی ہے اور نہ صبر کے بغیر فتح کا دن دیکھنا نصیب ہوسکتا ہے۔ صبر کے بغیر انسان اچھی باتوں پر بھی قائم نہیں رہ سکتا اور نہ ہی صبر کے بغیر ممکن ہے کہ انسان مایوسی سے بچ سکے اور اپنی نیکیوں پر استقلال اختیار کر سکے اس لیئے اس یقین کے ساتھ کہ خدا تعالیٰ بالآخر یقیناً فتح کا دن طلوع فرمائے گا۔

استغفار کا نصیحت کے ساتھ گہرا تعلق ہے

جتنا انسان اپنی کمزوریوں کی طرف توجہ رکھتے ہوئے خدا سے مانگتا رہے کہ اے خدا جو کام تم نے ہمارے عاجز کو نصیحت کا میرے سپرد فرمایا ہے اس کی میں اہلیت نہیں رکھتا میں تو تیرے حکم کے تابع نصیحت کر رہا ہوں اس زعم میں نہیں کہ میں اتنا ولی اللہ بن چکا ہوں کہ لوگوں کو اپنی طرف بلاؤں تو اس کی نصیحت میں اثر پیدا ہوتا ہے۔ یہ جو انکسار ہے یہ دعوت الی اللہ میں طاقت پیدا کرتا ہے ایسا انسان جو مؤثر داعی الی اللہ بننا چاہتا ہے وہ اس نکتے کو نظر انداز کر کے کبھی مؤثر داعی الی اللہ نہیں بن سکتا۔

فرمایا: جو داعی الی اللہ نصیحت کرتے وقت خدا تعالیٰ سے بخشش مانگتا رہتا ہے تو اس کی

نصیحت میں خدا کی تسبیح و تحمید کی قوّت

پیدا ہو جاتی ہے۔ فرمایا اس کے برعکس کچھ لوگ ہیں جو خدا کے نام کو پھیلانے والوں کے خلاف ایک مہم کا آغاز کرتے ہیں وہ طاقت میں بڑے ہوتے ہیں اور جھگڑے میں شدید ہوتے ہیں۔ وہ بغیر کسی غالب اور روشن دلیل کے حملہ کرتے ہیں، وہ گھٹیا اور ذلیل باتیں کرتے ہیں۔ خدا نے ان کو کوئی دلیل عطا نہیں کی ہوتی جس کے نتیجہ میں وہ دنیا میں غالب آنے کے خواب و خیال بھی دیکھ سکیں کیونکہ غلبہ اور سلطانی غالب دلیلوں کے ساتھ عطا کی جاتی ہے اس کے بغیر سلطنیاں چھین لی جاتی ہیں اور سلطانوں کو فقیر بنا دیا جاتا ہے۔ فرمایا وہ صرف دنیا کی طاقت کے بل بوتے پر خدا والوں کو مغلوب کرنے کے لئے نکلتے ہیں لیکن خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان کا یہ کبر جاتا رہے گا۔ ان کی ساری طاقتیں چھین لی جائیں گی اور اگر وہ خدا کی جماعت کی مخالفت کے نتیجہ میں دنیا کی کوئی بڑائی حاصل کرنا چاہیں گے تو وہ دنیا میں ذلیل، رُسوا اور نہتے کر دیئے جائیں۔

آخر میں حضور نے بتایا کہ صبر، استغفار، یقینِ کامل اور انکسار اور تسبیح و تحمید غالب آنے والی قوموں کے لیئے بہت ضروری ہتھیار ہیں اگر وہ ان ہتھیاروں کے بغیر لڑیں گے تو یہ ان کی سادگی ہے وہ کبھی کامیاب نہیں ہوسکیں گے اور اگر وہ ان ہتھیاروں کو سجائیں گے اور ان پر بھروسہ کرتے ہوئے صبر کے ساتھ آگے بڑھیں گے۔ تو خدا کا وعدہ ہے کہ سلطان ان کے مقدر میں ہے اور ان کا دشمن ہر سلطان سے محروم کر دیا جائے گا۔

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۸ر دسمبر ۱۹۸۷ء

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورۃ الجاثیہ کی درج ذیل آیت تلاوت فرمائی :-

اَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ وَّخَتَمَ عَلٰى سَمْعِهٖ وَقَلْبِهٖ وَجَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً ؕ فَمَنْ يَّهْدِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ اللّٰهِ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝

فرمایا کہ عام طور پر یہ سمجھ لیا جاتا ہے کہ محض زبان سے اس بات کا اقرار کرلینا کہ خدا ایک ہے اور اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور اس پر دل سے مطمئن ہو جانا اور عملاً کسی دوسرے کے سامنے سر نہ جھکانا توحید ہے اور ایسا کرنے سے انسان موحّد بن جاتا ہے اور یہ اس کے سفر کی آخری منزل ہے فرمایا۔

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"
(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)
پیشکش :- عبدالرحیم و عبدالرؤف، مالکان حمید ساری مارٹ، صالح پور۔ کٹک (اڑیسہ)

یہ خیال درست نہیں۔

قرآن کریم نے جس توحید پر زور دیا ہے اس کا سفر انسانی زندگی کے لمحہ لمحہ پر حاوی ہے اور یہ سادہ سا خیال کر لینا کہ محض زبان کے اقرار سے اور دل کے اطمینان سے یا ظاہری طور پر غیر اللہ کے سامنے سر نہ جھکانے سے انسان موحد بن جاتا ہے اور توحید کا سفر یہ تین قدم ہے۔ حقیقت سے دور تصور ہے۔

فرمایا: قرآن کریم نے متعدد دفعہ مختلف مخفی بتوں کا ذکر فرمایا ہے اور شیطان کے مخفی حملوں سے آگاہ کیا ہے اس لئے یہ کیسے ممکن ہے کہ ان تین قدموں کے طے کرنے کے بعد ان مخفی بتوں سے غافل رہتے ہوئے بھی انسان کامل موحد بن جائے۔ حضور نے بتایا کہ

شیطان کا سب سے بڑا حملہ توحید پر ہوتا ہے

اور مختلف بھیس بدل کر ظاہر ہوتا ہے اور انسان کی توحید کے تعلق میں رخنہ ڈالنے کی کوشش کرتا ہے کبھی وہ نفس کی خواہش بن کر ظاہر ہوتا ہے اور انسان کو نفس کی تمنا کا غلام بنا دیتا ہے۔ اور اس کو یہ علم ہی نہیں ہوتا کہ وہ شرک کر رہا ہے اور شیطان کی طرف سے سب سے خطرناک حملہ یہی شرک ہے جو اس آیت کا مرکزی نقطہ ہے۔ ایسے بندے تو بہت شاذ ملتے ہیں جو شیطان کو اپنا معبود قرار دے دیں لیکن وہ اپنے نفس کو معبود بنا کر شیطان کے حملہ کا شکار ہو جاتے ہیں اس لئے توحید صرف لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کا اقرار اور علمی اظہار ہی نہیں بلکہ اس کے تمام منفی احتمالات سے متنبہ رہنا اور توحید کے ہر مثبت پہلو کو اختیار کرنے کی کوشش کرتے رہنا توحید ہے۔

فرمایا:

نفس کو معبود بنا لینا بہت ہی خطرناک شرک ہے

لیکن اس کے باوجود روزمرہ کی زندگی میں اس فرضی خدا کی عبادت کی جاتی ہے اور زندگی کے ہر شعبہ پر اور روزمرہ کے فیصلوں میں یہ شرک دخل دیتا ہے اور رفتہ رفتہ بیماری کی طرح پھیل کر انسان کو گھیرے میں لے لیتا ہے پھر یہ مذہب میں داخل ہو جاتا ہے۔ خدا کے فیصلوں کے خلاف اپنے فیصلے منوانے کی عادت مستمرہ انسان میں پیدا ہو جاتی ہے اور پھر یہ شرک عبادت میں بھی داخل ہو جاتا ہے اس لئے کامل موحد بننے کے لئے شرک کے خلاف عمر بھر کا جہاد ہے۔

فرمایا: ہر احمدی کو خصوصیت کے ساتھ اس امر کی طرف متوجہ رہنا چاہیئے کہ وہ محض اپنے اقرارِ توحید سے موحد نہیں بن گیا بلکہ اقرارِ توحید کے بعد اس کی اصل لڑائی شیطان سے شروع ہوئی ہے۔ یہ منہ کا اقرار فتح کا شادیانہ نہیں بلکہ اعلانِ جنگ کا بگل ہے۔

جو شخص حقیقتاً توحید کا اقرار کرتا ہے

وہ ایک میدانِ جنگ میں داخل ہو رہا ہے اور پھر اس کی تمام عمر ایک عظیم مجاہدہ میں صرف ہوتی ہے اور شیطان جس جس پہلو سے انسان کی توحید پر حملے کرتا ہے موحد ہر اس پہلو سے اس کے ساتھ لڑائی کرتا ہے لیکن مومن جیت نہیں سکتا جب تک خدا سے مدد نہ مانگتا رہے وہ ہر لمحہ اپنی عبادت کے خلوص کے لئے اور دعوائے توحید کے اثبات کیلئے خدا کا محتاج رہتا ہے۔ خدا کی مدد کے سوا شیطان سے یہ جنگ جیتی نہیں جا سکتی اس لئے اپنی عبادت کی حفاظت کریں۔ اپنے دین کو خدا کے لئے خالص کریں۔ آپ کا میلان ہمیشہ خدا کی طرف ہو جب گریں خدا کی طرف گریں دوسری طرف نہ گریں۔ فرمایا: جس کا میلان ایسا ہو جائے وہ اس بات کا اہل ہو جاتا ہے کہ نماز کو قائم کرے۔ ایسے لوگوں کی نماز ان کی نماز بن جاتی ہے اور خدا کے حضور ان کی نیکیاں قبول کی جاتی ہیں۔

فرمایا: عبادت کی حفاظت سب سے اہم ہے اور عبادت سے شرک کی بیخ کنی ایک مسلسل جدوجہد کا نام ہے اور

توحید کی جان عبادت ہے۔

اور اِیَّاکَ نَعْبُدُ کے لفظ نے اس عبادت کو کھول کر بیان کر دیا ہے کہ وہ عبادت ہی اصل ہے جو غیر اللہ کے خیال سے پاک ہے۔ اس کے لئے خدا تعالیٰ کی مدد مانگنا بہت ضروری ہے۔

فرمایا: توحید کے جہاد کے لئے ہر جگہ میدان لگے ہیں اور میدانِ کارزار گرم ہیں۔ آپ کے نفوس کے اندر یہ لڑائیاں ہو رہی ہیں شیطان کے صرف ظاہری مظاہر کے خلاف ہی خدا کے موحد بندے نبرد آزما نہیں بلکہ ہر سینے میں جہاد کا میدان کھلا ہوا ہے اس لئے آپ اس جہاد سے باخبر ہو جائیں۔ یہ جہاد جو آپ کے سینوں میں جاری ہے بالعموم اس کا حق ادا نہیں کیا جا رہا اس لئے اس کی طرف خصوصی توجہ دیں۔ اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے ہوئے اس کے موحد بندے بن جائیں کیونکہ جو موحد بن جاتے ہیں ان پر کبھی موت نہیں آتی۔ موحد پر دنیا کی کوئی طاقت ہاتھ نہیں ڈال سکتی وہ ناقابلِ تسخیر چیز بن جاتا ہے تمام دنیا پر غلبہ موحد بنے بغیر نہیں ہو سکتا اگر آپ موحد بن جائیں تو ترقی پر ترقی آپ کے نصیب میں لکھی جائے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ ::

(بشکریہ ماہنامہ انصار اللہ ربوہ جنوری ۱۹۸۸ء)

لجنہ اماء اللہ قادیان کے زیر اہتمام

جلسہ یوم مصلح موعودؓ کا کامیاب انعقاد

(رپورٹ مرتبہ مکرمہ عائشہ نصیر صاحبہ)

مورخہ ۲۰-۲-۸۸ کو ٹھیک تین بجے زیر انتظام لجنہ اماء اللہ قادیان جلسہ مصلح موعودؓ اپنی پوری شان کے ساتھ منایا گیا۔ جلسہ کی صدارت محترمہ خورشید بیگم صاحبہ نے فرمائی۔ محترمہ شاہینہ مرزا صاحبہ کی تلاوت قرآن کریم کے بعد محترمہ مبارکہ شاہین صاحبہ نے حضرت مصلح موعودؓ کا شیریں منظوم کلام "نونہالانِ جماعت مجھے کچھ کہنا ہے" مترنم آواز میں پڑھا۔ بعدہ مکرمہ راشدہ مرزا صاحبہ، مکرمہ عقیلہ عفت صاحبہ، مکرمہ راشدہ رحمٰن صاحبہ اور مکرمہ قمر النساء صاحبہ نے علی الترتیب "حضرت مصلح موعودؓ کا عشق الٰہی"، اقتباسات حضرت مصلح موعودؓ "حضرت مصلح موعود کا عظیم کارنامہ — تعمیر ملت" اور "حضرت مصلح موعودؓ کی علمی خدمات" کے عنوانات پر تقاریر کیں اس دوران مکرمہ طیبہ صدیقہ صاحبہ اور عزیزہ امۃ الہادی شیریں نے حضرت مصلح موعودؓ کا منظوم کلام پڑھ کر حاضرات کو محظوظ کیا۔

بعدہ ذہنی آزمائش کا دلچسپ مقابلہ ہوا جس میں فریدہ عفت صاحبہ، فخر النساء، امۃ الحبیب صاحبہ، فوزیہ انجم صاحبہ، مسرت مبارکہ صاحبہ اور امۃ الحکیم صاحبہ نے حصہ لیا آخر میں تقسیم انعامات کی تقریب ہوئی بعد دعا جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ یوم مصلح موعودؓ کے سلسلہ میں مورخہ ۱۷-۲-۸۸ کو لجنہ و ناصرات کے چاٹی ریس، کبڈی، کھوکھو، نشانہ غلیل، غبارہ ریس، مینڈک ریس، سادی دوڑ، تین ٹانگ کی دوڑ، آنکھوں پر پٹی باندھ کر چیز تلاش کرنا اور گاجر دوڑ کے مقابلے ہوئے۔ مورخہ ۱۸-۲-۸۸ کو حسن قرأت نظم خوانی۔ فی البدیہہ تقاریر اور پسندیدہ اشعار کے مقابلے ہوئے۔ مورخہ ۱۹-۲-۸۸ کو پیشگوئی مصلح موعودؓ کے تعلق سے ۱۲۸ ممبرات نے زبانی اور ۵۳ ممبرات نے تحریری امتحان میں حصہ لیا۔ بفضلہ تعالیٰ سبھی کو پیشگوئی کے الفاظ یاد تھے۔

مورخہ ۲۱-۲-۸۸ کو شعبہ خدمت لجنہ کی طرف سے ریفرشمنٹ سٹال لگایا گیا جس سے بہنوں نے استفادہ کیا اس سٹال کے منافع میں سے نصف یعنی یکصد روپے لجنہ اماء اللہ قادیان کی طرف سے اشاعت اسلام کی مد میں دیئے گئے چار غیر مسلم بہنوں نے بھی جلسہ میں شرکت کی اللہ تعالیٰ سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ پر اپنی بے شمار رحمتیں نازل فرمائے اور ہمیں آپ کی توقعات کو بہتر رنگ میں پورا کرنے کی توفیق عطا کرتے ہوئے بیش از بیش مقبول خدمت سلسلہ کی سعادت بخشے۔ آمین۔

اعانت بدر آپ کا قومی فریضہ ہے۔ مینیجر بدر

جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انعقاد (بقیہ صفحہ اول)

مہمانوں کو جماعتِ احمدیہ سے متعارف کرانے کے لئے چند پوسٹرز بھی تیار کئے گئے۔ اسی طرح جماعتِ احمدیہ برطانیہ اور ہنسلو کی جماعت کے زیر انتظام چند تقاریب کی تصاویر بورڈز پر چسپاں کر دی گئیں جو بہت دلچسپی کا باعث بنیں۔

ہال میں داخل ہونے والے دونوں دروازوں کے قریب رجسٹریشن ڈیسک لگائے گئے تاکہ مہمان جیسے ہی اندر داخل ہوں تو وہ نیچے کارڈز دکھا کر یا اپنے نام وغیرہ بتا کر اپنی رجسٹریشن کروالیں۔ مہمان جیسے ہی اپنی رجسٹریشن سے فارغ ہوتے استقبالیہ ٹیم اُنہیں خوش آمدید کہہ کر چھوٹے ہال میں لے جاتی۔ جہاں اُن کے لئے Light Refreshments کا انتظام کیا گیا تھا۔

غیر از جماعت احباب کو سلسلہ احمدیہ سے متعارف کروانے کے لئے ایک سٹال بھی لگایا گیا جہاں ایک ڈیسک پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا دیدہ زیب سیٹ اور دوسرے پر مفت لٹریچر رکھا گیا جو نہ صرف جاذب نظر ہی رہا بلکہ کافی احباب نے اس سے استفادہ بھی کیا اور سوالات بھی کئے۔

لاؤڈ سپیکر آڈیو وڈیو ٹیپس اور فوٹو گرافی کے لئے ہماری درخواست پر لندن مشن سے تین دوست تشریف لائے جنہوں نے ان تمام امور کا بہت عمدہ انتظام کیا۔

جلسہ کی کارروائی

مکرم آفتاب احمد خان صاحب نیشنل پریذیڈنٹ جماعتِ احمدیہ برطانیہ کی زیر صدارت جلسہ کا آغاز پانچ بج کر بیس منٹ پر تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم نسیم احمد صاحب باجوہ نے کی۔ اس کا انگریزی ترجمہ مکرم بشیر احمد صاحب آرچرڈ مبلغ سلسلہ نے سنایا۔

مکرم عبد الباسط مرزا صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاکیزہ منظوم کلام میں سے "وہ پیشوا ہمارا" نظم کے چند اشعار نہایت خوش الحانی سے سنائے۔ بعد ہوئے اُن کا انگریزی ترجمہ مکرم شیراز محمود مرزا صاحب نے سنایا۔

استقبالیہ تقریر مکرم امیر صاحب

نے حاضرین سے اپنے افتتاحی خطاب میں فرمایا کہ بطور نیشنل پریذیڈنٹ میں آپ سب کو اس جلسہ میں شرکت پر خوش آمدید کہتا ہوں۔ اس جلسے کا انتظام جماعت احمدیہ ہنسلو کے ممبران نے کیا ہے۔

احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن اس ملک میں ایک تاریخی تنظیم ہے۔ اس جماعت کی بنیاد آج سے تقریباً ایک سو سال قبل رکھی گئی تھی۔ خدا کے فضل سے آئندہ سال ہم انشاء اللہ تعالیٰ جماعت کی پہلی سو سالہ برسی منائیں گے۔ اس جماعت کا سنگ بنیاد حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام نے ایک نہایت ہی چھوٹے سے گاؤں قادیان میں رکھا۔ جو مشرقی پنجاب میں واقع ہے اور اب اس کی شاخیں یکصد سے زیادہ ممالک میں پھیلی پڑی ہیں۔ برطانیہ میں اس کی بنیاد ۱۹۱۳ء میں پڑی۔ ہمارا ہیڈ کوارٹر وانڈز ورتھ میں ہے۔ ہماری جماعت ہر جگہ پُر امن اور نہایت منظم طریقے سے زندگی بسر کر رہی ہے۔ جسطرح ہنسلو کے علاقہ میں ہر ملک و نسل سے تعلق رکھنے والے اور ہر شعبۂ زندگی کے ماہرین رہتے ہیں اسی طرح خدا کے فضل سے ہماری جماعت میں بھی اعلیٰ عہدوں پر دوست فائز ہیں حتیٰ کہ ایشیا میں یہ واحد جماعت ہے کہ جس نے وزیر خارجہ، جنرل اسمبلی کے صدر، بین الاقوامی عدالت انصاف کے صدر اور سائنس جیسے نوبل پرائز حاصل کرنے والی ہستیاں تیار کیں اور یہ محض خدا کا فضل اور بانیٔ جماعت احمدیہ کی تعلیمات کا نتیجہ ہے۔ اُن کا ایک ہی پیغام تھا کہ خدا تعالیٰ نے ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جیسی عظیم ہستی عطا کی جنہوں نے ہمیں قرآنی تعلیم سے منور کیا۔ اس لئے ہماری جماعت کا یہ دستور ہے کہ ہم سال میں کم از کم ایک مرتبہ ایک ایسا دن مناتے ہیں جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کی یاد دہانی ہوتی رہے اور ہم آپ کو خراج تحسین پیش کر سکیں۔ مغربی دُنیا میں اس کی اشد ضرورت ہے کیونکہ مغرب میں اسلام کو ایک تو صحیح طور پر سمجھا نہیں گیا اور دوسرے اُسے توڑ مروڑ کر پیش کیا گیا ہے جس کی بنیادی وجہ مغربی مفکرین اور تاریخ دان ہیں۔ دوسری وجہ مسلمانوں کے اپنے اخلاق و کردار ہیں۔ اس لئے ہماری جماعت اپنا یہ فرض سمجھتی ہے کہ ایک جلسہ کا انتظام کر کے دُنیا کے سامنے تعلیمات اسلامی کو صحیح طور پر پیش کرے اور یہ واضح کرے کہ اصل میں اسلام کے کیا تقاضے ہیں۔ اس طرح ممکن ہے کہ ہم مغربی دُنیا میں بسنے والے لوگوں کے دلوں میں جو غلط فہمیاں پائی جاتی ہیں اُنہیں کسی حد تک دُور کر سکیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن مجید میں "رحمۃ اللعالمین" کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ آنحضرتؐ تمام دُنیا کے لئے رحمت بنا کر بھیجے گئے۔ اور یہی آپؐ کا مشن تھا۔ اس لئے اگر کوئی مسلمان دوسروں کو اس میں شامل نہیں کرتا تو یہ بہت غلط اور نامناسب ہے بلکہ بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی تعلیمات کے بھی خلاف ہے۔ قرآن کریم یہ تعلیم دیتا ہے کہ کسی مذہب اور رنگ و نسل میں امتیاز نہیں ہونا چاہیئے اس لئے بحیثیت ایک احمدی مسلمان کے میرا یہ فرض ہے کہ میں دوسرے مذاہب کے لوگوں کا اکرام کروں اور اُن سے محبت کروں۔ یہی میرا ایمان ہے جو میں نے اسلامی تعلیمات اور قرآن مجید سے سیکھا ہے اور اسی پیغام کو میں دوسروں کے سامنے پیش کرتا ہوں۔

تقریر مسٹر جان کانلی

استقبالیہ خطاب کے بعد ڈپٹی لیڈر آف لوکل کونسل مسٹر جان کانلی (MR. JOHN CONNELLY) نے "فلسفۂ زکوٰۃ اور برطانیہ میں اس کا اطلاق" کے موضوع پر خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ زکوٰۃ اسلام کے بنیادی عقائد میں سے ہے۔ یہ ایک مالی فریضہ ہے جو مسلمان ہر سال مخصوص اشیاء پر ادا کرتے ہیں جس میں سے غرباء اور مستحقین کی امداد اور دیکھ بھال کی جاتی ہے۔ قرآن کریم میں اس کے بارہ میں اصولی ہدایات موجود ہیں۔ آج کی مغربی دُنیا میں جو سوشل سیکورٹی کا نظام رائج ہے اسلام میں یہ آج سے ہزار سال سے پہلے سے موجود رہا ہے اس لئے اگر ہم نظریۂ زکوٰۃ پر نظر دوڑائیں اور یہ دیکھیں کہ برطانیہ میں اس کا کس طرح اطلاق ہو سکتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ ہماری سوسائٹی میں غرباء کے لئے پارلیمنٹ میں جو قوانین موجود ہیں، اُن سے بنیادی ضروریات زندگی پوری نہیں ہو سکتیں۔

مسٹر کانلی نے مختلف مثالیں دے کر بتایا کہ زکوٰۃ کا اطلاق بہت ہی اہمیت کا حامل ہے۔ آپ نے کہا کہ گو میں ایک مذہبی آدمی نہیں ہوں تاہم ایک سوشلسٹ ہونے کی حیثیت سے میں زکوٰۃ کی فلاسفی سے متفق ہوں تاکہ مستحقین کی بنیادی ضروریاتِ زندگی پوری ہو سکیں۔ آپ نے کہا کہ ہمارے اعلیٰ طبقے کو اُن لوگوں کی طرف خصوصی توجہ کرنی چاہیئے جو ضروریاتِ زندگی سے محروم ہیں آپ نے کہا کہ مسلمانوں میں نظریۂ زکوٰۃ بہت فوائد کا حامل ہے اور ہماری سوسائٹی کے لئے رہنما ہے۔ گو یہ تعلیم بہت پُرانی ہے۔ لیکن آج بھی اس کے بہت فوائد ہیں۔ تقریر کے آخر میں آپ نے جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ ہم سب ممبران کونسل آپ کے نظریات کا احترام کرتے ہیں اور آپ کے مستقبل کو روشن دیکھنا چاہتے ہیں۔

تقریر مکرم اسمٰعیل اڈو صاحب

جناب اڈو (ADDO) صاحب جماعت احمدیہ لندن کے رُکن ہیں اور گھانا کی طرف سے ایتھوپیا (ETHOPIA.) میں سفیر کے عہدہ پر رہ چکے ہیں۔ آپ نے "آنحضرت صلعم کی مختصر سوانح حیات" کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش سے لے کر وفات تک کے مختصر حالاتِ زندگی بیان فرمائے۔ اس ضمن میں موصوف نے حضورؐ کی پیدائش کے وقت کے حالات، آپؐ کی پیدائش، والدین کی وفات، آپؐ کی پرورش، تربیت، شادی، عائلی زندگی، وحی کا نزول، دوسروں تک پیغام حق کا پہنچانا، مکّہ کے لوگوں کی مخالفت اور دشمنی، صحابہ کرامؓ پر مظالم، مکّہ سے ہجرت، غزوات کا ذکر اور فتح مکّہ کے حالات پر مختصر روشنی ڈالی۔

تقریر مسٹر پیٹرک گراؤنڈ

مسٹر پیٹرک گراؤنڈ (MR. PATRICK GROUND) ممبر پارلیمنٹ نے اپنی اور اپنی اہلیہ کی طرف سے شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ یہ امر ہمارے لئے باعثِ مسرت ہے کہ آپ نے مجھے ایک مرتبہ پھر یہاں آکر خطاب کرنے کی دعوت دی۔

(نوٹ:- جناب پیٹرک گراؤنڈ صاحب اس سے قبل بھی ہمارے جلسوں میں خطاب کر چکے ہیں۔ مرتب) آپ نے کہا کہ پارلیمنٹ ممبر ہونے کی حیثیت سے میں یہ دیکھنا

پڑتا ہے کہ ہمارے علاقہ میں کون کون سے مذاہب اور فرقوں کے لوگ رہتے ہیں۔ مَیں آپ کی جماعت سے بے حد خوش ہوں۔ آپ کے مذہبی اور دیگر مسائل بھی میرے علم میں ہیں جو آپ کو پاکستان میں اور یہاں درپیش ہیں اور جہاں تک ممکن ہے مَیں اس سلسلہ میں آپ کی مدد اور راہنمائی کرتا رہوں گا۔

آپ نے کہا کہ آپ کے جلسوں میں آنے اور شرکت کرنے کا مجھے سب سے بڑا فائدہ یہ ہوا ہے کہ مَیں نے آپ کے مذہب کے بارہ میں مزید معلومات حاصل کی ہیں۔ جناب عبد اللطیف خان صاحب صدر جماعت ہنسلو نے مجھے نہ صرف دعوت ہی دی بلکہ دو عدد کتب بھی فراہم کیں جن سے مَیں نے استفادہ کیا۔ مَیں نے دونوں کتب پڑھ لی ہیں۔ اور دونوں ہی بہت دلچسپ ہیں۔ آپ نے کہا کہ ایک بات جو میرے لئے بہت اثر انداز ہوئی وہ یہ تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کاروبار میں غیر معمولی طور پر کامیابی حاصل کی اور آپؐ کی پہلی شادی بھی اسی بنیاد پر ہوئی کہ آپؐ نے کاروبار میں جو منافع حاصل کیا وہ حقدار کو پیش کر دیا آپ نے کہا کہ جماعت احمدیہ کی کامیابی کا بھی یہی راز ہے کہ آپ لوگ یہاں بھی ہوتے ہیں اپنی کمائی اور کاروبار میں سے ایک بڑا حصّہ پیش کر دیتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہ صرف کاروبار میں کامیاب تھے بلکہ نہایت سادہ تھے اور سادگی کی یہی تعلیم آپؐ نے دوسروں کو بھی دی۔ آپؐ سے جب یہ پوچھا گیا کہ کیا آپ اپنے اعمال کے نتیجے میں بخشے جائیں گے تو انہوں نے جواب دیا کہ نہیں یہ تو خدا کے فضل کے ذریعہ ہی ہو گا۔

خطاب کے آخر میں جناب پیٹرک گراؤنڈ صاحب نے کہا کہ مجھے بے حد خوشی ہے کہ مَیں نے جو معلومات کتب کے مطالعہ سے حاصل کر لی ہیں ممکن ہے کہ وہ میرے علم میں ویسے نہ آتیں۔

تقریر مکرم بشیر احمد صاحب رفیق مکرم

بشیر احمد صاحب رفیق سابق امام مسجد فضل لندن و حال ایڈیشنل وکیل التصنیف نے "آنحضرت صلعم کا اپنے دشمنوں کے ساتھ نیک سلوک" کے عنوان پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ قرآن کریم میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام دُنیا کے لئے رحمت قرار دیا گیا ہے۔ مکہ میں آپؐ اور آپؐ کے صحابہ کرامؓ پر جب ظلم کی انتہا ہو گئی تو آپؐ طائف کی بستی کی طرف بھی تشریف لے گئے لیکن وہاں بھی آپ پر پتھر برسائے گئے۔ آپؐ پر فرشتہ نازل ہؤا اور کہا کہ اگر آپؐ کہیں تو مَیں اس بستی کے لوگوں کو سزا دوں لیکن آپؐ اس قدر رحم دل تھے کہ فرمایا کہ ایک وقت آئے گا کہ یہ سب لوگ اسلام میں داخل ہو جائیں گے۔ اسی طرح آپ کو کئی مرتبہ قتل کرنے کی سازشیں کی گئیں لیکن ہمیشہ خدا تعالےٰ نے آپؐ کی حفاظت فرمائی اور آپؐ نے اپنے دشمنوں کو معاف فرمایا۔

پھر آپؐ کو دفاعی جنگوں کے لئے مجبور کیا گیا جو آپؐ کبھی بھی نہ چاہتے تھے۔ موصوف نے فرمایا کہ دُنیا آج جب جنیوا کنونشن کے اصول و ضوابط کے بارہ میں باتیں کرتی ہے جب کہ آنحضور صلعم نے یہ تمام اصول آج سے ۱۴۰۰ سال پہلے بیان فرما دیئے تھے۔ آپؐ جب بھی جنگوں میں مدافعت کے لئے تشریف لے جاتے تو اپنے صحابہ کو ہدایت فرماتے کہ بوڑھوں، بچوں، عورتوں اور عبادت گاہوں میں موجود لوگوں کو قتل نہ کریں، اپنے مدّمقابل کو کبھی آگ میں نہ جلائیں۔ زخمیوں پر حملہ نہ کریں اور کسی قیدی کو تلوار سے نہ ماریں۔ فتح مکہ سے قبل آپؐ نے جو تاریخی اعلان فرمایا وہ تاریخ کے اوراق میں سنہری حروف میں آج تک محفوظ ہے۔ اس موقع پر آپؐ نے صحابہؓ کو یہ ہدایت فرمائی کہ خدا تعالیٰ کا نام لے کر مکہ میں داخل ہو۔ کسی چیز کو تباہ و برباد نہ کرو۔ جو لوگ اپنے گھروں کے اندر بیٹھے رہیں انہیں نہ مارو۔ چنانچہ آپؐ جب مکہ میں داخل ہوئے تو ایک فاتح کی حیثیت سے وہاں کے لوگوں کو پوچھا کہ آپ ہم سے آج کیا توقع رکھتے ہیں چنانچہ ایک سردار نے کہا کہ اے خدا کے رسول! آپ ہمیشہ ہمارے ساتھ صلہ رحمی کرتے رہے ہیں اور ہم شرمسار ہیں کہ ہم نے آپ سے کیسا سلوک روا رکھا۔ اس لئے اگر آپ ہمیں آج تباہ و برباد بھی کر دیں تو آپ کو یہ حق ہے لیکن ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ آپ نہایت شفیق اور مہربان ہیں۔ چنانچہ آپؐ نے یہ اعلان فرما دیا کہ جاؤ آج تم سب آزاد ہو۔ آج آپ پر کوئی گرفت نہیں۔ آپ سب کو معاف کیا جاتا ہے۔ اور کسی کو اسلام قبول کرنے پر بھی مجبور نہیں کیا جاتا۔ اس موقع پر اگر آپ چاہتے تو اُن لوگوں کے اُونٹوں اور بکریوں وغیرہ کو ذبح کر کے فتح کی خوشیاں مناسکتے تھے لیکن آپؐ نے ایسا نہیں کیا بلکہ اپنی بھوک بھی اپنے ایک عزیز کے ہاں سے باسی روٹی کے چند ٹکڑے کھا کر مٹائی۔

یہ تھا آنحضرتؐ کا اپنے دشمنوں کے ساتھ سلوک!

تقریر مسٹر جے شرما

نوٹ: جلسہ میں خطاب اور شرکت کے لئے ڈپٹی میئر کونسلر ایم۔ جے۔ ہنٹ (M. J. HUNT) نے تشریف لانا تھا۔ جو اپنی دیگر مصروفیات کی بنا پر نہ آسکے چنانچہ انہوں نے اپنی طرف سے کونسلر و سابقہ میئر ہنسلو مسٹر شرما کو نمائندگی کرنے کے لئے کہا اور تحریری معذرت نامہ بھی بھجوایا جو شرما صاحب نے پڑھ کر سُنایا بعد ازاں موصوف نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ مَیں اپنی طرف سے ڈپٹی میئر صاحب اور اپنے رفقاء کونسلرز کی طرف سے آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے ہمیں اپنے جلسہ میں شرکت کی دعوت دی۔ آپ لوگ اس Borough میں جو شاندار کارنامے انجام دے رہے ہیں اس کا ثبوت اس وقت کی حاضری سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے۔

صدر جلسہ نے اپنے صدارتی خطاب میں اپنی جماعت کی جن خصوصیات کا تذکرہ فرمایا مَیں اس سے بالکل متفق ہوں کیونکہ مَیں بہت سے احمدی حضرات کو ذاتی طور پر جانتا ہوں۔ آپ کی جماعت ایک پُر امن جماعت ہے اور مقامی کونسل کے مختلف شعبہ جات میں دلچسپی رکھتی ہے۔ آج کے جلسہ میں مسٹر کاٹی اور مسٹر پیٹرک گراؤنڈ نے جن خیالات کا اظہار کیا ہے اس سے بھی پتہ چلتا ہے کہ وہ یقیناً آپ لوگوں کے نظریات اور عقائد سے بخوبی واقف ہیں۔ اسی طرح مَیں اپنے بارہ میں بھی کہہ سکتا ہوں کہ آپ کے ساتھ اب میرے پُرانے مراسم ہو چکے ہیں اور کافی معلومات حاصل کر چکا ہوں لیکن ایک بات جس کا مَیں اظہار ضروری سمجھتا ہوں وہ یہ ہے کہ آپ اپنی اقدار کو نئی نسل میں بھی جاری رکھنے کی کوشش جاری رکھیں۔ مَیں آپ کی جماعت کو ہمیشہ کامیاب دیکھنا چاہتا ہوں۔

تقریر مسٹر اندر سنگھ اُپل

سینئر کمیونٹی ریلیشنز آفیسر مسٹر اندر سنگھ اُپل نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ میرے لئے یہ امر یقیناً باعث صد فخر ہے کہ آج کے اس جلسہ میں آنحضرتؐ کو خراج تحسین پیش کرنے کے لئے آپ نے مجھے بھی کچھ عرض کرنے کا موقع فراہم فرمایا۔ بحیثیت سینئر کمیونٹی ریلیشنز آفیسر مَیں یہ اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ تمام کمیونیٹیز (Communities) کے درمیان اچھے تعلقات قائم کروں۔ اس وقت مَیں جماعت احمدیہ کے بارہ میں کسی قدر تفصیل کے ساتھ کچھ عرض کروں گا۔

آپ نے بتایا کہ اس جماعت کی برطانیہ میں کم و بیش پچاس کے قریب شاخیں ہیں اور ہنسلو ان میں سے ایک ہے۔ جماعت احمدیہ کی سب سے پہلی مسجد ۱۹۲۴ء میں پٹنی میں تعمیر ہوئی اور ان کا ہیڈکوارٹر قائم ہؤا اور اس کے بعد ملک کے طول و عرض میں اس کی شاخیں قائم ہوتی چلی گئیں۔

اس جماعت نے بڑے بڑے مفکرین، علماء، مصنفین اور سیاستدان پیدا کئے۔ چنانچہ عالمی عدالت انصاف کے سب سے پہلے ایشین جج حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب مرحوم بھی جماعت احمدیہ کے ایک ممبر تھے جنہیں کئی زبانوں پر عبور حاصل تھا۔

مجھے یہ دیکھ کر خوشی ہوتی ہے کہ اس جماعت کے ممبران اپنے رسولؐ کے نقش قدم پر چلنے والے ہیں اور اس [illegible] پر جتنا بھی فخر کیا جائے کم ہے۔

آج ہم سب یہاں آنحضرتؐ کی یاد میں دن منا رہے ہیں جو بہت بڑے عالم تھے۔ آپؐ نے ہر شعبۂ زندگی سے متعلق تعلیمات بیان فرمائیں اور ہر ایک کے بارہ میں تفصیلی ہدایات دیں۔ انہی میں سے ایک تعلیم یہ ہے کہ:

"اعلیٰ اخلاق نصف ایمان ہے"

جناب اُپل صاحب نے فرمایا کہ مَیں سمجھتا ہوں کہ یہ تعلیم ہمارے آج کے معاشرہ کے لئے ایک سنہری [illegible] میرا علم ہے جماعت احمدیہ [illegible] اس کے حصول کے لئے پوری طرح کوشاں ہیں۔

اس ضمن میں جناب اُپل صاحب نے اپنا ایک ذاتی تجربہ بیان کیا کہ گذشتہ سال جب انہیں جماعت احمدیہ برطانیہ کے جلسہ سالانہ میں شمولیت کی دعوت دی گئی تو انہوں نے اسلام آباد ٹلفورڈ پہنچ کر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ڈیڑھ گھنٹے کی تقریر سُنی۔ آپ نے بتایا کہ اس جلسہ میں دُنیا کے کونے کونے سے تقریباً آٹھ سے دس ہزار

افراد شامل تھے جنہوں نے نہایت خاموشی اور وقار کے ساتھ بیٹھ کر یہ خطاب سنا۔ ہماری جماعت کے رضاکار ایک تنظیم کے ساتھ اپنے فرائض ادا کر رہے تھے اور اس موقعہ پر پولیس کا صرف ایک آدمی ڈیوٹی پر متعین تھا اور یہ تمام امور اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہیں کہ یہ لوگ اپنے نبی اکرمؐ کی تعلیمات پر عمل کرنے والے ہیں۔

اسی طرح ایک اور مثال بتاتے ہوئے او ڈیل صاحب نے فرمایا کہ ہنسلو کے علاقہ میں اب انہیں کام کرتے ہوئے تقریباً ۵ سال ہو گئے ہیں لیکن اس عرصہ میں کسی ایک موقع پر بھی انہیں جماعت احمدیہ کے کسی ممبر کے بارہ میں شکایت موصول نہیں ہوئی۔ یہ جماعت نہایت منظم اور پر امن جماعت ہے اور دوسروں کے لئے بھی ایک اعلیٰ نمونہ ہے۔

اپنے خطاب کے آخر میں جناب او ڈیل صاحب نے جماعت احمدیہ کی موجودہ مخالفت کا بھی کسی قدر تذکرہ کرتے ہوئے تمام کونسلرز اور دیگر تنظیموں کے نمائندگان سے احمدیہ جماعت کی حتی المقدور مدد کرنے کی درخواست کی۔

تقریر مکرم عطاء المجیب صاحب راشد

مکرم عطاء المجیب صاحب راشد امام مسجد فضل لندن و مشنری انچارج برطانیہ نے

"آنحضرتؐ کا عورتوں کے ساتھ نیک سلوک" کے عنوان پر تقریر کی۔ آپ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام دنیا کے لئے ایک نہایت اعلیٰ نمونہ قرار دیا گیا ہے۔ آپؐ تمام انسانوں کے لئے نہایت مشفق اور مہربان تھے۔ جہاں تک عورتوں کے ساتھ سلوک کا تعلق ہے اس میں ماں، بہن بیٹی اور بیوی سب شامل ہیں۔ آپؐ جب مبعوث ہوئے تو تمام ملک گناہوں میں ملوث تھا۔ عورتوں کا معاشرہ میں کوئی مقام نہ تھا۔ جب بھی کسی کے گھر لڑکی پیدا ہوتی تو اُسے زندہ در گور کر دیا جاتا۔ چنانچہ آنحضرتؐ جب مبعوث ہوئے تو آپؐ نے قرآنی تعلیم کے مطابق عورتوں کو بھی مردوں کے برابر حقوق دلوائے اور فرمایا کہ عورتوں کے ساتھ ہمیشہ نرم برتاؤ کیا جائے۔

مکرم راشد صاحب نے فرمایا کہ حدیث نبویؐ "الجنۃ تحت اقدام الامہات" میں عورتوں کا بہت بڑا مقام بیان کیا گیا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ ماؤں کے قدموں کے نیچے جنت ہے۔ ایک موقع پر آنحضرتؐ کو جب ایک لڑکی کے زندہ درگور کئے جانے کے بارہ میں بتایا گیا تو آپؐ کی آنکھوں سے بے اختیار آنسو رواں ہو گئے۔ بچیوں کے لئے سچی اور طبعی محبت کا یہ عظیم واقعہ آپ کی عظمت کردار کا آئینہ دار ہے۔ بیویوں کے ساتھ تعلق کے ضمن میں آنحضرتؐ نے اپنے صحابہ کو نصیحت فرمائی کہ خیرکم خیرکم لاھلہ وانا خیرکم لاھلی کہ آپ میں سے بہتر وہ ہے جو اپنی بیویوں کے ساتھ سلوک میں بہتر ہے اور آپ سب میں سے زیادہ اچھا سلوک کرنے والا میں ہوں۔

بیواؤں سے سلوک کے ضمن میں آپؐ نے فرمایا کہ جو شخص کسی بیوہ کی مدد اور خبر گیری کرے گا وہ جنت کا وارث کیا جائیگا۔

اپنے خطاب کے آخر میں آپ نے فرمایا کہ یہ صرف مسلمان ہی نہیں جنہوں نے آپؐ کی تعریف میں کچھ لکھا ہے بلکہ غیر مسلم مفکرین اور مستشرقین نے بھی بہت کچھ کہا ہے۔ سر ولیم میور لکھتا ہے۔

"عائلی زندگی میں حضرت محمدؐ کا کردار مثالی ہے۔ بحیثیت ایک خاوند اُن کا پیار اور حسن سلوک ہر لحاظ سے مکمل تھا باپ ہونے کے ناطے سے وہ نہایت رحمدل اور پیار کرنے والے تھے۔ اُن کی جوانی کی زندگی بے داغ تھی۔ انہوں نے ۲۵ سال کی عمر میں ایک ۴۰ سالہ بیوہ سے شادی کی اور پھر ۲۵ سال کا ایک لمبا عرصہ اس کی خاطر وقف کر دیا۔"

سامعین جلسہ میں خواتین بھی کثیر تعداد میں شامل تھیں۔ خواتین اور احباب سب نے آپ کی تقریر کو غیر معمولی توجہ اور دلچسپی سے سُنا۔

اظہار تشکر

مکرم امام صاحب کی تقریر کے بعد جماعت احمدیہ ہنسلو کے صدر مکرم عبد اللطیف خان صاحب نے فرمایا کہ میں دلی طور پر آپ سب کا بے حد ممنون اور مشکور ہوں جو اپنی گوناں گوں مصروفیات اور موسم کی خرابی کے باوجود اس جلسہ میں شرکت کے لئے تشریف لائے اور اس کی رونق کو دوبالا کیا۔

آپ نے سکول کے ہیڈ ماسٹر صاحب کا بھی شکریہ ادا کیا کہ وہ ایک عرصہ سے ہماری جماعت کو اپنے سکول میں تقریبات کی اجازت خندہ پیشانی سے دے رہے ہیں۔

بعد ازاں آپ کی درخواست پر محترم امیر صاحب نے چند مہمانانِ خصوصی کی خدمت میں قرآن کریم اور اسلامی اصول کی فلاسفی جو نہایت خوبصورت پیپرز میں WRAP کئے ہوئے تھے پیش کئے۔

بعدہ مکرم امیر صاحب نے اجلاس کے اختتام کا اعلان فرمایا اور اختتامی دعا کے ساتھ جو مکرم امام صاحب نے کروائی، یہ جلسہ ۸½ بجے شب بخیر و خوبی انجام پایا۔ الحمد للہ۔

جلسہ کے اختتام پر تمام حاضرین کی خدمت میں سکول کے ڈنر ہال میں نہایت وقار کے ساتھ کھانا پیش کیا گیا۔ جو لندن مشن سے تیار ہو کر آیا تھا۔ جماعت احمدیہ کے احباب اور مہمانانِ کرام مل جل کر بیٹھے اور کھانے کے دوران وقت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ممبران جماعت دوستوں کو اسلام اور احمدیت کے بارہ میں مزید معلومات بہم پہنچائیں اور اُن کے سوالات کے جواب دیئے۔

اس جلسہ کے انتظامات کے سلسلہ میں مکرم عبد اللطیف خان صاحب صدر جماعت ہنسلو اور ان کے ساتھ مجلس انتظامیہ کے جن کارکنان نے دن رات بہت محنت اور لگن سے کام کیا۔ جزاہم اللہ خیراً

جلسہ کی کامیابی پر حضور کا اظہار خوشنودی

مکرم امیر صاحب نے جلسہ کے بارہ میں زبانی اور تحریری رپورٹ جب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کی تو حضور نے اس پر اظہار خوشنودی فرمایا اور رپورٹ پر اپنے دست مبارک سے تحریر فرمایا: الحمد للہ
اَللّٰھُمَّ زِدْ وَبَارِکْ وثبت اقدامھم
طاہر احمد

اسی طرح مسٹر پیٹرک گراؤنڈ ایم۔ پی کی طرف سے جلسہ کے کامیاب ہونے پر مبارکباد کا خط اور متعدد کونسلرز اور سکولوں کی طرف سے جلسہ میں شامل نہ ہو سکنے پر معذرت نامے موصول ہوئے۔

اب تک ۱۲ سکولوں کے HEADS نے جلسہ کی ویڈیو فلم مہیا کرنے کی درخواست کی ہے تاکہ وہ طلباء کو دکھائیں نیز ۲ سکولوں کی طرف سے اُن کی کلاسوں میں اسلام کے بارہ میں لیکچرز کے لئے درخواست موصول ہوئی ہے۔ ہیتھ لینڈ سکول جہاں یہ جلسہ منعقد ہوا، نے اپنے ہفتہ وار بلیٹن "The Heath Lander of 22.1.88" کے ٹائیٹل صفحہ پر منارۃ المسیح کے ساتھ "The Holy prophets Day" کے زیر عنوان، جلسہ کی خبر شائع کی۔ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر مساعی کو شرف قبولیت سے نوازے اور اس جلسہ کے بہترین اور دور رس نتائج مترتب فرمائے آمین۔

قرار داد تعزیت بر وفات

محترمہ شاہدہ نیر صاحبہ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ بنگلور

ہماری ہر دلعزیز سیکرٹری لجنہ اماء اللہ بنگلور محترمہ شاہدہ بیگم نیر صاحبہ کے سانحہ ارتحال پر ہم سب ممبرات لجنہ کو جو صدمہ پہنچا ہے اس کو الفاظ میں بیان کرنا مشکل ہے مرحومہ کو اللہ تعالیٰ نے ۹ سال تک لجنہ کی خدمت کی توفیق عطا فرمائی۔ آپ نے اپنے حسین انتظام اور ذاتی قابلیت سے باوجود ذاتی مصروفیات کے زیادہ سے زیادہ خدمات انجام دیں اور ہر ایک رکن لجنہ سے بہترین سلوک کیا اور اپنے مشفقانہ برتاؤ سے احمدی بچیوں میں ایک نیا جوش اور جذبہ پیدا کیا آپ اپنی عمر سے بڑی ممبرات کے ساتھ ہمیشہ ادب سے پیش آتی تھیں اور بڑی خوبیوں کی حامل تھی افسوس کہ عین جوانی کے عالم میں جبکہ مقامی لجنہ کو ان کی بڑی ضرورت تھی وہ ہم سے ہمیشہ کے لئے جُدا ہو گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ٥

اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے انہیں اپنی مغفرت کی چادر میں ڈھانپ کر ان کے درجات بلند فرمائے۔ نیز مرحومہ کے شوہر کو صبر جمیل عطا کرے اور ان کے دونوں کم سن بچوں کا حامی و ناصر ہو۔ آمین۔

ہم ہیں سوگوار
ممبرانِ لجنہ اماء اللہ بنگلور

قسط اوّل

ذکرِ حبیب علیہ السلام

تقریر محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب امیر و مشنری انچارج ریاستہائے متحدہ امریکہ

بر موقعہ جلسہ سالانہ برطانیہ ۱۹۸۷ء

اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْھِمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّۃِ الَّتِیْ کُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ۔

(حٰم سجدہ - ع ۴ : ۳۱)

اس آیت کریمہ سے واضح ہے کہ اہل اللہ کی خصوصی امتیازی اور غیر معمولی شان یہ ہوتی ہے کہ انہیں استقامت کی اعلیٰ صفت سے متصف کیا جاتا ہے۔ غیر معمولی برداشت، غیر معمولی حوصلہ اور غیر معمولی صبر کی طاقت خدا تعالیٰ کی طرف سے ان میں ودیعت ہوتی ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو متعدد الہامات میں صبر و برداشت اور استقامت کی تلقین کی گئی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو دکھوں، اذیتوں اور مخالفتوں کا بہت سخت مقابلہ درپیش ہونے والا تھا۔ ایک الہام ہے۔

فَاسْتَقِمْ کَمَا اُمِرْتَ

(تذکرہ صـ ۱۹۵)

ابتلاؤں اور آزمائشوں کے متعلق چند دیگر الہامات یہ ہیں۔

- فَاصْبِرْ کَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ۔
- اَلْفِتْنَۃُ ھٰھُنَا فَاصْبِرْ کَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ۔
- فَاصْبِرْ عَلٰی جَوْرِ الْجَآئِرِیْنَ۔

یہ ابتدائی زمانہ کے الہامات ہیں جو نمونتہً بیان کئے گئے ہیں۔ ان کٹھن مراحل کے متعلق اور بھی بہت سے الہامات ہیں۔ جن سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالےٰ کے مقبول مسیح اور مہدی علیہ السلام کو انتہائی مظالم کا نشانہ بننا تھا۔ چنانچہ آپؑ کی زندگی کا مطالعہ کرنے والے جانتے ہیں کہ آپؑ پر پے بہ پے متواتر جعلی اور فاسقانہ مقدمات بنائے گئے۔ تمام عمر آپؑ کو عدالت میں گھسیٹا گیا۔ کسی پر ایک مقدمہ بن جائے تو اس پہ ایک قیامت آجاتی ہے۔ خدا تعالیٰ کے اس مامورؑ کو بار بار مقدمات میں ملوث کیا گیا۔ فتنے جگائے گئے۔ سازشیں کی گئیں اور ہر طرح آپؑ کو ناکام رکھنے کی شرارتیں عمل میں آئیں۔ مگر آپؑ ہر مرتبہ مظفر و منصور نظر آئے۔

آپ کو گالیوں کا نشانہ بننا پڑا۔ جھوٹے الزامات اور بہتانوں کا ہدف بنایا گیا۔ حکومت کو آپؑ کے خلاف جھوٹی شکایات کا طومار بہم پہنچایا گیا۔ مگر اندھی عیسائی حکومت نے یہ نہ دیکھا کہ ایک راستباز اور مقرب فانی فی اللہ کے خلاف طوفانِ بدتمیزی اور طوفانِ شر انگیزی ہے۔ بصیرت سے محروم عیسائی حکومت نے پے بہ پے ان جھوٹے جعلی مقدمات کا اندراج کیا۔ اور ان کی سماعت کی۔ الغرض شر انگیز عوام اور یاجوج و ماجوج کی حکومت آپ کی ایذارسانی کے درپے رہی۔ اور یوں ایک فانی فی اللہ تمام عمر مقدمات کی اذیتوں میں مبتلا رہا۔ آپ کو جسمانی اذیت اور سوشل بائیکاٹ سے تنگ کیا گیا۔ اسی طرح آپ کے متبعین کو ہر نوع کی اذیت میں مبتلا کیا گیا۔ ہر ایک ظلم اور اذیت کی تفصیل ایک وسیع و عریض داستان ہے۔ حضورؑ ان مخالفتوں اور اذیتوں کا کسی قدر تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"تمہیں کیا معلوم ہے کہ میں ان لوگوں سے کس قدر گالیاں سنتا ہوں۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ گندی گالیوں سے بھرے ہوئے خطوط آتے ہیں۔ اور کھلے کارڈوں میں گالیاں دی جاتی ہیں۔ بیرنگ خطوط آتے ہیں، جن کا محصول بھی دینا پڑتا ہے۔ اور پھر جب پڑھتے ہیں تو گالیوں کا طومار ہوتا ہے۔ ایسی فحش گالیاں ہوتی ہیں کہ میں یقیناً جانتا ہوں کہ کسی پیغمبر کو بھی ایسی گالیاں نہیں دی گئی ہیں۔ اور میں اعتبار نہیں کرتا کہ ابوجہل میں بھی ایسی گالیوں کا مادہ ہو۔ لیکن یہ سب کچھ سننا پڑتا ہے۔ جس پر میں صبر کرتا ہوں۔ تمہارا فرض ہے کہ تم بھی صبر کرو۔ درخت سے بڑھ کر تو شاخ نہیں ہوتی۔ تم دیکھو کہ یہ کب تک گالیاں دیں گے۔ آخر یہی تھک کر رہ جائیں گے۔ ان کی شرارتیں اور منصوبے مجھے ہرگز نہیں تھکا سکتے۔ اگر میں خدا تعالےٰ کی طرف سے نہ ہوتا تو بے شک میں ان کی گالیوں سے ڈر جاتا۔ لیکن میں یقیناً جانتا ہوں کہ مجھے خدا نے مامور کیا ہے۔ پھر میں ایسی خفیف باتوں کی کیا پرواہ کروں .... انہوں نے مجھ پر کفر کے فتوے لگائے۔ اور ہر قسم کے بہتان کا نشانہ بنایا۔ اور مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے ہمارے واسطے کفر کا فتویٰ تیار کیا۔ اور پشاور سے لے کر بنارس تک تمام ہندوستان کے بڑے بڑے مولویوں کی دو تین صد مہریں لگوائیں۔ اور فتویٰ دے دیا کہ ان کا قتل کرنا۔ ان کا مال لوٹ لینا۔ ان کی عورتیں چھین لینا سب جائز ہے۔ اور یہ لوگ کافر، اکفر، ضال، مضل اور یہود و نصاریٰ سے بھی بدتر ہیں۔"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مزید فرمایا:-

"امرتسر میں ہمیں پتھر مارے گئے۔ سیالکوٹ میں ہمارے ساتھ کیا برا سلوک کیا گیا۔ جہاں تک ممکن ہو سکا اور بس چلا ہمیں پھانسی دلانے کی کوششوں میں بھی کمی نہیں کی۔"

حضرت اقدسؑ کے پیروکار بھی اذیت کا نشانہ بنائے جاتے رہے۔ گالی گلوچ، سب و شتم اور استہزاء سب کچھ روا رکھا گیا۔ اور تاریخ نے وہ واقعہ بھی مشاہدہ کیا۔ جبکہ صاحبزادہ عبد اللطیف کو انتہائی بے دردی، بے رحمی اور سفاکی سے سنگسار کیا گیا۔ مگر خدا کا برگزیدہ مسیح اور اس کا مقبول مہدی نہ صرف یہ کہ خود صبر کا اعلیٰ نمونہ دکھاتا ہے۔ اور برداشت کو اپنا شعار بناتا ہے۔ بلکہ اپنے مخلصین کو بھی یہ ہدایت فرماتا ہے:-

"دیکھو میں اس امر کے لئے مامور ہوں کہ تمہیں بار بار ہدایت کروں کہ ہر قسم کے فساد اور ہنگامہ کی جگہوں سے بچتے رہو۔ اور گالیاں سن کر بھی صبر کرو۔ بدی کا جواب نیکی سے دو۔ اور کوئی فساد کرنے پر آمادہ ہو تو بہتر ہے کہ تم ایسی جگہ سے کھسک جاؤ اور نرمی سے جواب دو۔"

آپ نے تاکیداً فرمایا:-

"میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ صبر کو ہاتھ سے نہ دو۔ صبر کا ہتھیار ایسا ہے کہ توپوں سے وہ کام نہیں نکلتا جو صبر سے نکلتا ہے۔ صبر ہی ہے جو دلوں کو فتح کر لیتا ہے۔"

خدا کے مقبول مسیح اور محبوب مہدیؑ نے صبر و برداشت کی صرف تلقین ہی نہیں فرمائی بلکہ آپ نے ہر ایسے موقع پر جہاں صبر و تحمل اور جوش و غیظ سے بچنے کی ضرورت تھی صبر کا نہایت اعلیٰ نمونہ بھی پیش فرمایا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام دعویٰ مسیحیت کے بعد پہلی دفعہ جب لاہور تشریف لائے تو ایک مولوی حضورؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سامنے دو زانو بیٹھ کر خدا کے اس برگزیدہ مامور کو متواتر گالیاں دینے لگا۔ جب وہ تھک گیا تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا: بس! اس پہ یہ مولوی سخت شرمندہ ہوا۔ اور اٹھ کر چلا گیا۔ ایک معزز ہندو جو اس وقت اس مجلس میں موجود تھے، کہنے لگے کہ ہم نے مسیح ناصری کے بارہ میں سنا ہوا تھا کہ وہ انتہائی نرم مزاج تھے۔ سختی کے مقابلہ میں نرمی کا رویّہ اختیار کرتے۔ آج جو کچھ دیکھا اس سے پہلی روایت پر بھی یقین آیا۔ اور مرزا صاحب کو مسیح ناصری سے بھی زیادہ صابر پایا۔

صبر و تحمل اور ضبط و برداشت کا

ایک اور واقعہ سنئیں۔

محترم میاں عبدالعزیز صاحب مغلؓ لاہور کی ایک معروف اور معزز شخصیت تھے۔ خاکسار ۱۹۳۷ء میں جب لاہور بطور مبلغ مقیم تھا تو اکثر ان کی مجلس میں بیٹھنے اور ان کی باتوں کو سُننے کا موقعہ ملتا تھا۔ ان کی روایت ہے کہ ایک دفعہ وہ قادیان گئے۔ حسب معمول حضرت اقدسؑ کی خدمت میں اطلاع بھجوائی۔ حضورؑ باہر تشریف لائے اور مسکراتے ہوئے فرمایا میاں عبدالعزیز! گالیوں سے بھرے ہوئے خطوط ہمیں موصول ہوتے ہیں (حضور بالعموم ان کو تھیلوں میں محفوظ فرما لیتے تھے) ان کا وزن کیا؟ پورے چار من نکلا ہے

دعوت ہر ہرزہ گو کچھ خدمت آساں نہیں
ہر قدم پر کوہِ ماراں ہر گذر میں دشتِ خار

قادیان میں ایک صاحب محمد عبداللہ ہوتے تھے۔ پڑھے لکھے نہیں تھے مگر "پروفیسر" کے نام سے مشہور تھے۔ بہت مخلص اور پُرجوش طبیعت رکھتے تھے۔ کسی شخص نے حضور علیہ السلام کی مجلس میں بیان کیا کہ فلاں مخالف نے فلاں مجلس میں حضورؑ کو بہت بُرا بھلا کہا۔ سخت بد زبانی کی اور گالیاں دیں۔ پروفیسر صاحب فوراً یہ سُن کر بول اُٹھے "اگر میں وہاں ہوتا تو اس کا سر پھوڑ دیتا۔" اس حلیم الطبع خدا کے فرستادہ نے فرمایا:۔

"نہیں نہیں!! ایسا نہیں چاہیئے۔ ہماری تعلیم صبر کی اور نرمی کی ہے۔"

پروفیسر صاحب جوش سے بولے۔ آپ کے پیر (یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) کو کوئی بُرا بھلا کہے تو آپ فوراً مباہلہ کے ذریعہ اسے جہنم تک پہنچانے کو تیار ہو جاتے ہیں۔ اور ہمارے سامنے آپ کو کوئی گالی دے تو ہم صبر کریں۔؟

پروفیسر صاحب کا اخلاص اپنی جگہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بڑھ کر کس نے صبر کیا ہے۔؟

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانیؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور علیہ السلام لاہور میں تشریف فرما تھے اور ایک مقامی مسجد میں فریضہ نماز ادا کر کے اپنی جائے رہائش کی طرف واپس تشریف لے جا رہے تھے۔ ایک لحیم و شحیم قوی ہیکل شخص مہدی ہونے کا ادعا کرتا تھا۔ اس نے پیچھے کی طرف سے آ کر حضورؑ پر اچانک حملہ کر دیا۔ اور کمر کے گرد ہاتھ ڈال کر حضور کو زور سے اُٹھا کر زمین پر دے مارنے کی کوشش کی۔ اس کے اچانک حملہ سے حضور کچھ ڈگمگا گئے۔ حضور کا عمامہ مبارک گرتے گرتے بچا۔ سیالکوٹ کے ایک مخلص دوست سید امیر علی شاہ صاحب نے فوراً اس شخص کو پکڑ لیا۔ حضور علیہ السلام نے جب دیکھا کہ وہ اور بعض دوسرے دوست اسے مارنے لگے ہیں تو آپؑ نے بڑی نرمی سے مسکراتے ہوئے فرمایا:۔

"جانے دیں! اسے کچھ نہ کہیں۔ بے چارہ سمجھتا ہے کہ ہم نے اس کا عہدہ سنبھال لیا ہے اور اس کا حق چھین لیا ہے۔"

شیخ یعقوب علی صاحب بیان کرتے ہیں کہ جب تک حضور اپنی رہائش گاہ تک پہنچ نہ گئے حضور بار بار پیچھے مڑ کر دیکھتے جاتے تھے کہ کوئی شخص غصہ میں آ کر مار نہ بیٹھے اور تاکید فرماتے جاتے تھے کہ اسے کچھ نہ کہا جائے۔ صبر و برداشت اور عفو و درگذر کی یہ کیسی پاکیزہ مثال ہے۔ حضورؑ اپنے ایک شعر میں فرماتے ہیں ؎

گالیاں سُن کے دُعا دیتا ہوں ان لوگوں کو
رحم ہے جوش میں اور غیظ گھٹایا ہم نے

حضور علیہ السلام کے صبر و برداشت کا ایک اور مظاہرہ ملاحظہ فرمائیے۔ دشمن اپنی تمام کوشش سے آپ کو انتہائی نقصان بلکہ پھانسی کے تختہ پر لٹکا ہوا دیکھنا چاہتا ہے مگر خدا کے مقبول مسیح اور مہدی کے صبر و برداشت اور حوصلہ کو دیکھئے۔

ایک دفعہ بعض عیسائی مشنریوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف اقدام قتل کا سراسر جھوٹا مقدمہ دائر کیا۔ ان مسیحی پادریوں میں ڈاکٹر مارٹن کلارک پیش پیش تھا۔ مگر خدا نے عدالت پر آپ کی صداقت کھول دی۔ اور آپ اس مقدمہ میں جس میں عیسائیوں کے ساتھ مل کر آریوں اور بعض غیر احمدی مخالفین نے بھی آپ کے خلاف ایڑی چوٹی کا زور لگایا تھا کہ کسی طرح آپ سزا پا جائیں اور پھانسی کے تختہ پر لٹکائے جائیں عزت کے ساتھ بری کئے گئے۔ جب عدالت نے اپنا فیصلہ سُنایا تو کپتان ڈگلس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے آپ سے مخاطب ہو کر پوچھا:۔ "کیا آپ چاہتے ہیں کہ ڈاکٹر کلارک پر (اس جھوٹی کارروائی کی وجہ سے) مقدمہ چلائیں؟ اگر آپ مقدمہ چلانا چاہیں تو آپ کو اس کا قانونی حق ہے۔"

آپ نے بلا توقف فرمایا کہ "میں کوئی مقدمہ کرنا نہیں چاہتا میرا مقدمہ آسمان پر ہے۔"

(سیرت مسیح موعود مصنفہ عرفانی صاحب صفحہ ۱۷)

اور یوں حضورؑ نے دکھ اور اذیت پر صبر ہی نہیں بلکہ عفو و درگذر اور احسان کا معاملہ کیا۔

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چچا زاد بھائی مرزا امام دین صاحب اور مرزا نظام دین صاحب دونوں اپنی بے دینی اور دُنیا داری کی وجہ سے حضورؑ کے سخت ترین مخالف تھے۔ بلکہ حقیقۃً وہ اسلام کے ہی دشمن تھے۔ ایک دفعہ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایذاء رسانی اور دکھ دینے کے لئے حضور کے گھر کے قریب والی مسجد مبارک میں رستہ میں دیوار کھینچ دی۔ اور مسجد میں آنے جانے والے نمازیوں اور حضورؑ کے ملاقاتیوں کا رستہ بند کر دیا۔ جس کی وجہ سے حضور کو اور قادیان کی اس وقت کی قلیل سی جماعت احمدیہ کو سخت مصیبت کا سامنا ہوا۔ اور وہ گویا قید کئے بغیر ہی قید ہو کر رہ گئے۔ لاچار اس مصیبت کو دُور کرنے کے لئے قانونی چارہ جوئی کرنا پڑی۔ اور ایک لمبے عرصہ تک یہ تکلیف دہ مقدمہ چلتا رہا۔ بالآخر خدا کی بشارت کے مطابق اس مقدمہ میں فتح ہوئی اور یہ دیوار گرائی گئی۔ اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وکیل نے حضور کی اجازت کے بغیر بلکہ اطلاع دیئے بغیر مرزا امام دین صاحب و مرزا نظام دین صاحب کے خلاف خرچہ کی ڈگری حاصل کر کے قرقی کا حکم جاری کرا دیا۔ اس پر مرزا صاحبان نے جن کے پاس قرقی کی بے باقی کے لئے پورا روپیہ نہ تھا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بڑی لجاجت سے خط لکھا اور یہاں تک کہلا بھیجا کہ بھائی ہو کر ہمیں قرقی کے ذریعہ ذلیل کرنے لگے ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ان حالات کا علم ہوا تو اپنے وکیل پر سخت خفا ہوئے کہ میری اجازت کے بغیر خرچہ کی ڈگری کیوں کرائی گئی ہے۔ اسے فوراً واپس لینے کا ارشاد فرمایا۔ اور دوسری طرف مرزا صاحبان کو جواب بھجوایا کہ آپ بالکل مطمئن رہیں۔ کوئی قرقی نہ ہوگی۔ یہ ساری کارروائی میرے علم کے بغیر ہوئی ہے۔"

(برق الہدیٰ)

انتہائی ناساعد حالات میں اور خطرات کے گرداب میں اپنی عزت اور وجاہت کو قائم رکھنے کے لئے لغزش کا امکان ہوتا ہے۔ مگر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پورے وقار کے ساتھ اپنے موقف پر قائم رہنا اور بلا خوف و خطر ہر حالت میں غیر معمولی استقامت دکھانا معمولی بات نہیں۔ یہ اللہ والوں کا ہی کام ہے۔ حضورؑ کی ساری زندگی ہی استقامت کا غیر معمولی نمونہ پیش کر رہی ہے۔ اس غیر معمولی استقامت کے نمونہ کے طور پر دو تین واقعات پیش کرتا ہوں:۔

حضرت منشی ظفر احمد صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ جن دنوں گورداسپور میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف مولوی کرم دین ساکن بھیں کی طرف سے ایک طولانی مقدمہ چل رہا تھا۔ اور چندو لال ہندو مجسٹریٹ مقدمہ کو لمبا کر کے اور قریب قریب کی تاریخیں ڈال کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو تنگ کر رہا تھا۔ اور افواہ گرم تھی کہ وہ بزعم خود پنڈت لیکھرام کے قتل کا بدلہ لینا چاہتا ہے۔ ایک دن اس نے بھری عدالت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے سوال کیا کہ کیا خدا کی طرف سے آپ کو کوئی ایسا الہام ہوا ہے کہ اِنِّیْ مُهِیْنٌ مَنْ اَرَادَ اِهَانَتَکَ یعنی میں اس شخص کو ذلیل کروں گا جو تیری ذلت کا ارادہ رکھتا ہے۔ آپؑ نے بڑے وقار کے ساتھ فرمایا۔

"ہاں یہ میرا الہام ہے۔ اور خدا کا کلام اور خدا کا مجھ سے یہی وعدہ ہے کہ جو شخص مجھے ذلیل کرنے کا ارادہ کرے گا وہ خود ذلیل کیا جائے گا۔"

مجسٹریٹ نے کہا "اگر میں آپ کی ہتک کروں تو پھر؟" آپ نے اسی وقار کے ساتھ فرمایا "خواہ کوئی کرے۔ وہ خود ذلیل کیا جائے گا؟"

مجسٹریٹ نے آپ کو مرعوب کرنے کی غرض سے دو تین دفعہ یہی سوال دہرایا۔ اور آپ ہر دفعہ جلالی انداز میں اور پورے استقامت سے یہی جواب دیتے گئے کہ "خواہ کوئی کرے" ۔ اس پر مجسٹریٹ حیران اور مرعوب ہو کر خاموش ہو گیا۔

(اصحاب احمد جلد ۴ روایت نمبر ۴۹)

(باقی آئندہ)

کرے گا ایک وفا لا الٰہ الا اللہ

از مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس انچارج احمدیہ مسلم مشن آندھرا پردیش

جماعت احمدیہ کو خدا تعالیٰ نے کلمہ طیبہ کی حفاظت اور عظمت کے قیام کے لئے پیدا کیا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے دنیا کے ہر ملک میں یہ سعادت انجام دے رہی ہے۔ اور بفضلہ تعالیٰ اس یقین پر قائم ہے کہ

بروز حشر سبھی تیرا ساتھ چھوڑیں گے
کرے گا ایک وفا لا الٰہ الا اللہ

عظمت کلمہ طیبہ

حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ:-

"جب اللہ تعالیٰ مجھے شفاعت کا حق دے گا تو میں کہوں گا۔ اے اللہ! تو مجھ کو ان لوگوں کے لئے بھی حکم فرما جنہوں نے لا الٰہ الا اللہ کہا ہے اللہ فرمائے گا قسم ہے مجھ کو اپنی عزت وجلال اور عظمت وکبریائی کی میں اُن لوگوں کو بھی دوزخ سے نکالوں گا جنہوں نے لا الٰہ الا اللہ کہا ہے۔"

(تجرید بخاری جلد دوم کتاب التوحید ص۸۲۷)

بخاری و مسلم میں مُسیّب بن حزن سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا ابو طالب سے اُن کی وفات کے وقت فرمایا:-

اے چچا! لا الٰہ الا اللہ کہدیں میں اس کے عوض آپ کے لئے بروز قیامت خدا سے جھگڑ لوں گا یعنی آپ کے اسلام کی گواہی دے کر آپ کو بخشواؤں گا۔

(بحوالہ مشارق الانوار ص۹)

یہ ہے کلمہ طیبہ کی عظمت اور برکت کہ اس کے محض زبانی اقرار سے انسان مسلمان ہو جاتا ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دُنیا اور آخرت دونوں جہانوں میں اُس کی بخشش کی ضمانت دی ہے۔ بخاری کی روایت ہے کہ:-

"ایک یہودی لڑکا بیمار ہوا اور جب وہ مرنے لگا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُس کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے حضورؐ نے اُس کو مخاطب کر کے فرمایا کہ اسلام لے آؤ چنانچہ وہ مسلمان ہو گیا تو آپ یہ فرماتے ہوئے باہر تشریف لے آئے کہ اللہ کا شکر ہے کہ اس نے اس لڑکے کو آگ سے بچا لیا۔"

(تجرید بخاری جلد اوّل ص۲۶۳)

یہ ذکر ہے اُس کلمہ طیبہ کا جو صرف اور صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کیا گیا۔ لیکن افسوس کہ آج دین اسلام کے اس امتیازی شرف کو پس پشت ڈال کر کئی جعلی کلمے بنائے گئے ہیں۔ بایں ہمہ ایسے افراد اپنے آپ کو سچا اور پکا مسلمان تسلیم کروانے پر بھی مُصر ہیں۔

افسوسناک حقائق

کلمہ طیبہ کے پہلے حصہ کے بارے میں علماء دین عجیب وغریب نظریات پیش کرتے ہیں اُن کے نزدیک خدا تعالیٰ کی عظمت کا کیا تصور ہے؟ ملاحظہ کیجئے شیعوں کی کتاب "تذکرۃ الائمہ" کے صفحہ ۹۱ پر لکھا ہے:-

"حضرت علی خدا ہیں"

شیعہ مذہب ہی کی ایک اور کتاب مناقب مرتضوی حیات القلوب کی دوسری جلد باب ع۴۹ میں لکھا ہے:-

"حضرت علی خدا ہیں اور محمد اُن کے بندے ہیں"

اسی طرح حق الیقین مجلسی باب ع۵ میں یہ مضمون بیان ہوا ہے:-

حضرت علی جمیع انبیاء سے افضل ہیں۔

یہ تو ہیں وہ مشرکانہ نظریات جو کلمہ طیبہ کے پہلے حصہ میں بیان شدہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور اس کی عظمت وکبریائی سے ٹکراتے ہیں اب ملاحظہ فرمائیے کلمہ طیبہ کے دوسرے حصہ کے تعلق سے علماء کے کچھ ایسے نظریات جن کی زد براہ راست حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت پر پڑتی ہے۔ مولانا اشرف علی تھانوی کے بارے میں یہ نظریہ پیش کیا گیا ہے کہ:-

"حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے مولانا تھانوی کی شکل میں ہیں۔"

(اصدق الرویا)

مزید لکھا ہے کہ:-

"شکل ایسی ہی ہے جیسے ہمارے مولانا تھانوی کی۔"

(اصدق الرؤیا ص۲۷)

مشہور دیوبندی رسالہ "الامداد" بابت ماہ صفر ۱۳۳۶ھ جلد ع۳ کے صفحہ ع۳۵ پر مولانا اشرف علی تھانوی صاحب کے ایک مرید کا یہ خواب درج ہے کہ اُس نے لا الٰہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ کے الفاظ میں کلمہ اور اللھم صلّ علیٰ سیدنا ونبینا ومولانا اشرف علی کے الفاظ میں درود شریف پڑھا۔ جناب تھانوی صاحب نے اس خواب کے معتبر اور رحمانی ہونے کی تصدیق کی جس پر مخالف علماء کی طرف سے ان کے خلاف یہ فتویٰ صادر کیا گیا:-

"سواد اعظم اہل سنت کے نزدیک یہ کلمہ خبیثہ ہے جس نے صاف فیصلہ کر دیا کہ دیوبندی واقعی مولوی اشرف علی صاحب کو رسول اللہ سمجھتے ہیں اور خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد لا الٰہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ پڑھنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے اور یہ راز بھی فاش ہو گیا کہ دیوبندی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا نبی نہیں مانتے بلکہ ان کا رسول مولوی اشرف علی تھانوی ہے اور وہ اسی کو رسول اللہ سمجھتے ہیں اور تھانوی کی جھوٹی رسالت پر دیوبندیوں کا مکمل ایمان ہے۔"

(دیوبندی مذہب صفحہ ۲۸۶ از مولانا غلام مہر علی گولڑوی کتب خانہ مہریہ بہاول نگر)

مفتی محمد حسین صاحب دیوبندی لاہور کی وفات پر علماء دیوبند نے لکھا:-

"آج نماز جمعہ پر یہ خبر جانکاہ سُن کر دلِ حزیں پر بے حد چوٹ لگی کہ رحمۃ للعالمین (مفتی محمد حسین دیوبندی لاہور) دنیا سے سفر آخرت فرما گئے۔"

(تذکرہ حسن بحوالہ ماہنامہ دیوبند و ماہنامہ نوری کرن بریلی ۱۹۶۳ء)

اسی طرح مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی کی وفات پر شیخ الہند مولوی محمود الحسن صاحب نے جو مرثیہ لکھا اُس کے چند اشعار ملاحظہ کیجئے:-

زباں پر اہل اہوا کی ہے کیوں اُعْلُ ھُبَل شاید
اُٹھا عالم سے کوئی بانیٔ اسلام کا ثانی

خدا اُن کا مربّی وہ مربّی تھے خلائق کے
مرے مولا مرے ہادی تھے بیشک شیخ ربانی

پھریں تھے کعبہ میں بھی پوچھتے گنگوہ کا رستہ
جو رکھتے اپنے سینوں میں تھے ذوق وشوق عرفانی

پھر جلاء العیون مجلسی میں تحریر ہے کہ:-

"اگر حضرت علی شب معراج میں نہ ہوتے تو حضرت محمد رسول اللہ کی ذرہ قدر بھی نہ ہوتی۔"

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ؕ

مندرجہ بالا افسوسناک نظریات اُن علماء کے ہیں جو آج پاکستان میں توہین رسالت کے مرتکب افراد کے لئے انتہائی جوش وخروش سے سزا کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ ان کے اس مطالبہ کے پس پردہ بھی صرف اور صرف جماعت احمدیہ اور اس کے معصوم افراد کے لئے ظلم و ناانصافی کے مزید مواقع مہیا کرنا مقصود ہے۔

جماعت احمدیہ کی فدائیت

جماعت احمدیہ کلمہ طیبہ پر کس رنگ میں ایمان رکھتی ہے اور اس کے افراد خدا اور اُس کے رسولؐ کے احکامات کی بجا آوری کو کس طور سے اپنی جانوں سے بھی زیادہ عزیز رکھتے ہیں۔ اس کا اندازہ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے ان الفاظ سے ہو سکتا ہے۔ آپؓ فرماتے ہیں:-

"تمہارا ایمان تو ایسا ہونا چاہیئے کہ اگر دس کروڑ بادشاہ بھی تمہیں آکر کہیں کہ ہم تمہارے لئے بادشاہتیں چھوڑنے کے لئے تیار ہیں تم ہماری صرف ایک بات مان لو جو اسلام کے خلاف ہے تو تم ان دس کروڑ بادشاہوں سے کہہ دو لعنت ہے تمہاری اس حرکت پر میں تو محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بات کے مقابلہ میں تمہاری اور تمہارے باپ دادا کی بادشاہتوں پر جوتی بھی نہیں مارتا۔"

آج ایک ایسے ملک میں جو اپنے آپ کو اسلامی جمہوریہ قرار دیتا نہیں تھکتا کلمہ طیبہ کو مٹانے کی ناپاک سازش کی جا رہی ہے اور یہ افسوسناک

جسارت غیر نہیں بلکہ خود اسلام کی طرف منسوب ہونے والے کر رہے ہیں - جو ببانگ دہل اسلام کی خدمت کا تصور یہ پیش کر رہے ہیں کہ اسلام کی بنیاد یعنی کلمہ طیبہ پڑھنے والوں کو سزائیں دی جائیں - انہیں زدوکوب کیا جائے - ان کے گھر جلائے جائیں اور انہیں سرکاری ملازمتوں سے برطرف کیا جائے ؎

کسے خبر تھی کہ لے کر چراغ مصطفوی
جہاں میں آگ لگاتی پھرے گی بولہبی

کلمہ طیبہ کو سینے سے لگانے والے افراد جماعت احمدیہ کے خلاف تعذیب کی شرمناک مثال

کلمہ طیبہ کو سینے سے لگانے والے افراد جماعت احمدیہ کے خلاف تعذیب کے ضمن میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :-

"یہ کارروائیاں کس طریق پر کی جا رہی ہیں اس کا صرف ایک نمونہ میں آپ کے سامنے آج پیش کرتا ہوں ایک احمدی نوجوان جس کو کلمہ لکھنے کے جرم میں پکڑا گیا وہ اپنے قلم سے سرگزشت لکھتے ہیں کہ مجھ پر کیا بیتی اور کس طرح پاکستان کی آمرانہ حکومت کے کارندوں نے اسلام کی خدمت سرانجام دی وہ لکھتے ہیں کہ

"جب مجھے پکڑا گیا تو پولیس والے نے مجھے مکوں سے مارنا شروع کر دیا - پھر پولیس کا ایک اور سپاہی بھی آ گیا دونوں نے مل کر پہلے تھپڑوں اور مکوں سے خدمت کی اور پھر ایک دکان جس میں پولیس نے چوکی بنائی ہوئی تھی وہاں لکڑی کے ایک ڈبے میں لٹا کر مجھے مارا گیا - میں اس دوران منہ سے کلمہ کا ورد کرتا رہا - پھر یہاں سے تانگے میں بٹھا کر تھانہ باغبانپورہ لے جایا گیا راستہ میں بھی تھپڑ اور مکے مارے گئے اور میں ربنا افرغ علینا صبراً و ثبت اقدامنا وانصرنا علی القوم الکافرین ۔ پڑھتا رہا تھانہ باغبانپورہ (گوجرانوالہ) میں پہنچ کر ایک پولیس والا کہنے لگا اسے لٹاؤ اور دو چار لگاؤ چنانچہ مجھے لیٹنے کے لئے کہا گیا میں نہ لیٹتا تھا پھر دو تین آدمی آگے آئے ایک نے سر کے بال پکڑے دوسرے نے بازو مروڑا تیسرے نے ٹانگیں کھینچیں اور اس طرح مجھے زمین پر گرا دیا گیا اور پھر ایک سپاہی کے ہاتھ میں ہنٹر تھا اس نے ہنٹر سے سات آٹھ ضربات لگائیں ہر ضرب پر میں کلمہ طیبہ اونچی آواز میں پڑھتا تھا تو وہ کہتے تھے کہ تم تو کافروں میں سے آئے ہو - اور ضرب لگاتے اور پھر کہتے کہ ہم تمہارا کلمہ نکال لیتے ہیں بڑے کلمہ پڑھنے والے آئے - اس کے بعد جب ان کی خدمت اسلام کی یہ تمنا اور یہ حسرت ابھی اچھی طرح پوری نہ ہوئی تو ایک پولیس والے کو یہ خیال آیا کہ اسلام کی خدمت تو اس سے بھی بڑھ کر ہونی چاہیئے چنانچہ اس نے حکم دیا کہ اس کی شلوار اتارو پھر شلوار اتارنے کے لئے جدوجہد شروع ہو گئی پانچ سات سپاہی مل کر شلوار اتارنے میں کامیاب ہوئے اور پھر مجھے الٹا لٹا کر ننگی پیٹھ پر ضربات لگائی گئیں - مگر خدا تعالیٰ نے منہ سے صرف کلمہ طیبہ پڑھنے کی توفیق عطا فرمائی ......"

حضور فرماتے ہیں یہ ہے پاکستان میں کلمہ طیبہ کی خدمت اور خدمت اسلام کا تصور کیا آپ کو عرب کے تپتے ہوئے صحرا یاد نہ آ گئے جہاں حضرت بلال حبشی کو اسی جرم میں گھسیٹا جا رہا تھا جہاں انگیٹھیوں سے تپتے ہوئے انگارے نکال کر کلمہ پڑھنے والوں کی چھاتیوں پر رکھ دیئے جاتے تھے .... حضور فرماتے ہیں کہ آج دنیا میں شیطان سے بڑھ کر کوئی خوش نہیں ہو گا - کیونکہ آج وہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہونے والے لوگوں سے وہ حرکت کروا رہا ہے جو کسی زمانہ میں آپ کے اوّلین دشمن کیا کرتے تھے -"

(خطبہ جمعہ ۱۵ رمارچ ۱۹۸۵ء)

آج کے دور میں چراغ لے کر ڈھونڈنے سے بھی کلمہ طیبہ کی خاطر اس قسم کی قربانی دینے والے کہیں اور نہیں مل سکتے یہ جیالے سپوت اللہ تعالیٰ نے صرف جماعت احمدیہ ہی کو عطا کئے ہیں - جو زبان حال سے کہہ رہے ہیں ؎

چھوٹ سکتا ہی نہیں ہاتھوں سے دامان رسول
ٹوٹ جائے جسم و جاں کا رشتہ ناپائیدار

آج پاکستان میں کسی غیر احمدی کو جرأت نہیں کہ سینہ پر کلمہ طیبہ کا بیج لگائے کیونکہ ان کو خوف ہے کہ احمدی سمجھ کر جیل میں نہ بھجوا دیا جائے جبکہ آج پاکستان کی جیلوں میں احمدی نوجوان کلمہ طیبہ کی صدائیں بلند کر رہے ہیں اور ان کو جب عدالت میں بلایا جاتا ہے تو اہل کار یہ آواز دیتا ہے کہ کلمے والے آ جائیں کیونکہ ان کا جرم صرف یہی ہے کہ انہوں نے کلمہ پڑھا ہے اور کلمے کی حفاظت کا عزم کیا ہے - ایسے جیالوں کو سرور کائنات و فخر موجودات حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن سے بھلا کون جدا کر سکتا ہے -

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ فرماتے ہیں :-

"ہمارے پیشوا اور مولیٰ اور ہمارے مطاع اور ہمارے سید اور آقا تو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہی رہے ہیں - اور ہمیشہ وہی رہیں گے ہم تو کسی قیمت پر کسی پہلو سے بھی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دامن چھوڑنے کے لئے تیار نہیں ہیں یہ ہاتھ کاٹے جاتے ہیں تو کاٹے جائیں یہ سر قلم ہوتے ہیں تو قلم ہوں لیکن محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے آقا و مطاع اور مولیٰ تھے ہیں اور ہمیشہ رہیں گے اور کوئی نہیں جو ہمیں آپ سے جدا کر سکے ۔" ٭

افسوس مکرم فتح محمد صاحب گجراتی درویش وفات پا گئے

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ

بدر کے گزشتہ شمارہ میں ہم یہ افسوسناک خبر درج کر چکے ہیں کہ مکرم چوہدری فتح محمد صاحب گجراتی درویش مسلسل کئی ماہ تک مختلف عوارض میں مبتلا رہنے کے بعد بعمر قریباً ۷۷ سال مورخہ ۲۷/۲/۸۸ کو وفات پا گئے ہیں - إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ۔ اسی روز بعد نماز عصر احاطہ لنگر خانہ میں محترم شیخ عبد الحمید صاحب عاجز قائمقام امیر جماعت احمدیہ قادیان نے کثیر احباب سمیت نماز جنازہ پڑھائی چونکہ مرحوم موصی تھے بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی قبر تیار ہونے پر قائمقام امیر صاحب نے ہی دعا کرائی -

مکرم چوہدری فتح محمد صاحب گجراتی درویش ولد مکرم قطب دین صاحب مرحوم ۱۹۰۱ء میں بمقام موضع شیخ پور ضلع گجرات پیدا ہوئے آپ تقسیم ملک کے وقت کے ابتدائی درویشوں میں سے تھے زمانہ درویشی میں ایک لمبا عرصہ مختلف دفاتر میں تندہی کے ساتھ سلسلہ کی خدمات انجام دینے کے بعد چند سال قبل ہی ریٹائر ہوئے تھے نومبر ۱۹۸۷ء میں اولاً معمولی پیچش سے بیمار ہوئے پھر مسلسل دو ماہ تک بخار ہوتا رہا بٹالہ ہسپتال میں چیک کرانے پر معلوم ہوا کہ ٹائیفائیڈ بگڑ چکا ہے چنانچہ بٹالہ ہی میں علاج شروع کیا گیا کچھ افاقہ ہونے پر چلنے پھرنے لگے جنوری میں اچانک طبیعت دوبارہ خراب ہو گئی اور ہائی بلڈ پریشر کی وجہ سے پاؤں متورم ہو گئے بٹالہ ہی کے ایک ہارٹ اسپیشلسٹ کے علاج سے طبیعت ایک بار پھر سنبھل گئی اس اثناء میں آپ کی اہلیہ پر فالج کا حملہ ہوا جس کا آپ کی طبیعت پر گہرا اثر ہوا اسی صدمہ سے آپ کی بیماری عود کر آئی طبیعت زیادہ خراب ہونے پر مورخہ ۲۵/۲/۸۸ کو قادیان کے سرکاری ہسپتال میں داخل کرایا گیا - مورخہ ۲۷/۲/۸۸ کو انچارج سول ہسپتال کے مشورہ پر بغرض علاج آپ کو امرتسر لے جانے کی تیاری ہو رہی تھی کہ پیغام اجل آ گیا اور یوں آپ نے اپنے درویشی عہد کو پورا کر کے جان جان آفریں کے سپرد کر دی -

مرحوم باقاعدہ تہجد گذار، قرآن کریم کی بکثرت تلاوت کرنے والے، صوم و صلوٰۃ کے پابند، انتہائی صابر و شاکر اور ہر ایک سے محبت رکھنے والے وجود تھے - آپ کی اہلیہ اوّل میں سے تین بیٹے پاکستان میں ہیں - زمانہ درویشی میں آپ نے دوسری شادی اڑیسہ میں کی جس سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک بیٹا اور پانچ بیٹیاں عطا فرمائیں جن میں سے تین بیٹیاں بفضلہ تعالیٰ شادی شدہ ہیں -

قارئین سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے، بلندی درجات سے نوازے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرتے ہوئے ان کا حامی و ناصر ہو - آمین ۔ (ادارہ)

جماعتوں میں جلسہ ہائے یوم مصلح موعودؓ کا بابرکت انعقاد

● مکرم محمد یحییٰ صاحب صدیقی نائب سیکرٹری تبلیغ کانپور تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ ۲۰/۲/۸۸ کو مکرم حاجی محمد زاہد صاحب سولجیہ کے مکان پر بعد نماز مغرب و عشاء زیر صدارت مکرم عبدالستار صاحب صدیقی یوم مصلح موعودؓ کے سلسلہ میں جلسہ منعقد ہوا جس میں مکرم محمد شفیع صاحب صدیقی کی تلاوت کلام پاک کے بعد مکرم خلیل احمد صاحب صدیقی نے پیشگوئی مصلح موعودؓ کا متن پڑھ کر سنایا۔ بعدہٗ مکرم حاجی ظفر عالم خان صاحب، مکرم محمد احمد صاحب سولجیہ، خاکسار محمد یحییٰ صدیقی اور محترم صدر جلسہ نے تقاریر کیں۔ اس دوران مکرم منظور احمد اقبال صاحب مینیجر بدر نے نظم پڑھی۔ دعا کے ساتھ اجلاس برخواست ہوا۔

● مکرم مولوی صغیر احمد صاحب طاہر مبلغ سلسلہ چنتہ کنٹہ لکھتے ہیں کہ مورخہ ۲۰/۲/۸۸ کو بعد نماز مغرب و عشاء محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب کی زیر صدارت مکرم نذیر احمد صاحب طاہر کی تلاوت کلام پاک سے جلسہ یوم مصلح موعودؓ کا آغاز ہوا۔ مکرم محمد عبدالعزیز صاحب کی نظم خوانی کے بعد مکرم محمود احمد صاحب بابو نے پیشگوئی مصلح موعودؓ کا متن سنایا۔ بعدہٗ خاکسار صغیر احمد طاہر، مکرم محمد عبدالحفیظ صاحب، مکرم سیٹھ محمد ضیاء الدین صاحب، مکرم سیٹھ محمد سہیل احمد صاحب قائد مجلس، عزیز عبداللطیف اور محترم صدر جلسہ نے تقاریر کیں۔ اس دوران مکرم عبدالمنان صاحب، عزیز بشارت احمد اور عزیز ظفر احمد نے نظمیں پڑھیں۔ دعا کے ساتھ اجلاس برخواست ہوا۔ اور حاضرین جلسہ میں شیرینی تقسیم کی گئی۔ خوشی کے اس موقعہ پر خدام و اطفال کے دلچسپ علمی اور ورزشی مقابلے ہوئے۔

● مکرم مولوی صغیر احمد صاحب طاہر ہی کی رپورٹ کے مطابق مورخہ ۲۱/۲/۸۸ کو چنتہ کنٹہ کے ۹ خدام کا ایک وفد دُوماں پہنچا اور وہاں نماز مغرب و عشاء کے بعد مکرم بابو میاں صاحب زعیم مجلس انصار اللہ کی زیر صدارت مکرم محمد عثمان صاحب کی تلاوت قرآن پاک اور مکرم محمد اعظم صاحب کی نظم خوانی سے جلسہ یوم مصلح موعودؓ کا آغاز ہوا۔ مکرم محمود احمد صاحب بابو نے پیشگوئی کا متن سنایا۔ بعدہٗ مکرم سیٹھ محمد ضیاء الدین صاحب، مکرم محمد عبدالعزیز صاحب سیکرٹری تبلیغ چنتہ کنٹہ، مکرم رشید احمد صاحب نائب صدر جماعت احمدیہ دُوماں، خاکسار صغیر احمد طاہر اور محترم صدر اجلاس نے مختلف عنوانات پر تقاریر کیں۔ دوران جلسہ مکرم جلال الدین صاحب، مکرم بشارت احمد صاحب اور عزیز فضل احمد نے نظمیں پڑھیں۔ بعد اختتام جلسہ حاضرین کی شیرینی اور چائے سے تواضع کی گئی۔

● مکرم ڈی کے شوکت علی صاحب معلم وقف جدید مرکرہ رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۲۱/۲/۸۸ کو زیر صدارت مکرم بی شیخ علی صاحب صدر جماعت، مکرم تمیم عباس صاحب کی تلاوت قرآن کریم اور مکرم جمال الدین صاحب زعیم مجلس انصار اللہ کی نظم خوانی سے جلسہ یوم مصلح موعودؓ کا آغاز ہوا۔ جس میں مکرم جی۔ ایس احمد صاحب، خاکسار ڈی کے شوکت علی، مکرم جمال الدین صاحب اے پی، مکرم قاسم صاحب قائد مجلس، مکرم تمیم عباس صاحب، مکرم ایم اے بشیر احمد صاحب اور عزیز سعید احمد نے پیشگوئی مصلح موعودؓ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

● مکرم سید غلام ابراہیم صاحب صدر جماعت احمدیہ کیندراپاڑہ اطلاع دیتے ہیں کہ مکرم ڈاکٹر شمس الحق صاحب کی صدارت میں مکرم شیخ سخاوت اللہ صاحب کی تلاوت کلام پاک سے جلسہ یوم مصلح موعودؓ کا آغاز ہوا۔ عزیزہ ریحانہ تبسم آرا بیگم اور عزیزہ فریدہ جہاں آرا بیگم نے خوش الحانی سے نظمیں پڑھیں۔ بعدہٗ خاکسار سید غلام ابراہیم، مکرمہ عصمت آرا بیگم صاحبہ، عزیزہ عطیہ بانو صاحبہ، مکرم فیروز الدین صاحب، مکرم ارشد احمد صاحب، مکرمہ جہاں آرا بیگم صاحبہ، مکرمہ مبارکہ بیگم صاحبہ، مکرم وسیم احمد صاحب، مکرمہ حلیمہ بیگم صاحبہ، مکرمہ نور جہاں بیگم صاحبہ، مکرم شیخ سخاوت اللہ صاحب، عزیز منیر الحق صاحب اور صدر محترم نے مختلف عنوانات پر تقاریر کیں۔ اس دوران عزیزہ جانم نسیمہ بیگم صاحبہ، مکرمہ حلیمہ بیگم صاحبہ، مکرمہ روحانہ کوثر صاحبہ، مکرمہ مرشدہ بیگم صاحبہ، مکرمہ منیرہ بیگم صاحبہ، مکرمہ کوثر بیگم صاحبہ، مکرم فیروز الدین صاحب اور مکرمہ فردوس بیگم صاحبہ نے نظمیں پڑھیں۔ دعا کے ساتھ اجلاس برخواست ہونے کے بعد حاضرین کی ضیافت کی گئی۔

● مکرم قریشی محمد عبداللہ صاحب سیکرٹری تعلیم و تربیت جماعت احمدیہ یادگیر تحریر کرتے ہیں کہ یوم مصلح موعودؓ کے مبارک موقعہ پر اطفال خدام اور انصار کے علمی اور ورزشی مقابلے ہوئے۔ بعد نماز مغرب و عشاء مکرم مولوی محمد ایوب صاحب ساجد مبلغ سلسلہ کی صدارت میں جلسہ منعقد ہوا جس میں مکرم رحمت اللہ صاحب گرٹے کی تلاوت کلام پاک اور مکرم ولی الدین خان صاحب معلم وقف جدید کی نظم خوانی کے بعد مقابلہ جات میں پوزیشن حاصل کرنے والے اطفال کو انعامات دیئے گئے۔ مکرم ذوالفقار احمد صاحب نے نظم پڑھی۔ بعدہٗ مکرم عبدالقدوس صاحب ہبلی، مکرم مبارک احمد صاحب عقیل، مکرم مولوی محمد یوسف صاحب مدیر ذی بھکشو، مکرم مولوی محمد اکرم صاحب گجراتی انسپکٹر وقف جدید، مکرم مولوی نذیر احمد صاحب ہو ترگی اور مکرم سیٹھ محمد عبدالصمد صاحب نے تقاریر کیں اور صدر جلسہ نے مقابلہ جات میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے خدام میں انعام تقسیم کئے۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ اجلاس برخواست ہوا۔ اور حاضرین کی چائے سے ضیافت کی گئی۔ انعامات اور چائے پر ہونے والے اخراجات مکرم سیٹھ محمد ذکریا صاحب نو نے برداشت کئے۔ جزاہ اللہ۔

● مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ سلسلہ مدراس تحریر فرماتے ہیں کہ مورخہ ۲۱/۲/۸۸ کو بعد نماز عصر احمدیہ دارالتبلیغ میں زیر صدارت مکرم خلیل احمد صاحب صدر جماعت جلسہ منعقد کیا گیا جس میں مکرم حافظ خواجہ محی الدین صاحب معلم وقف جدید کی تلاوت قرآن پاک کے بعد صدر جلسہ نے یوم مصلح موعودؓ کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ ازاں بعد اردو، تامل اور انگریزی میں مکرم منصور احمد صاحب، مکرم محمد احمد اللہ صاحب ناظم اطفال الاحمدیہ، مکرم عبدالمجید صاحب زعیم انصار اللہ، مکرم بشیر احمد صاحب قائد مجلس، مکرم بشارت احمد صاحب سیکرٹری مال، مکرم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان اور خاکسار نے تقاریر کیں۔ دعا کے ساتھ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ جملہ حاضرین کی چائے سے تواضع کی گئی۔

● مکرم حضرت صاحب منڈاگر صدر جماعت احمدیہ ہبلی رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۲۰/۲/۸۸ کو بعد نماز مغرب خاکسار کی زیر صدارت جلسہ یوم مصلح موعودؓ منعقد ہوا جس میں عزیز محمود احمد صاحب لوونشی کی تلاوت کلام پاک اور عزیز مبشر احمد صاحب کی نظم خوانی کے بعد عزیز مسرت احمد صاحب اور خاکسار نے پیشگوئی مصلح موعودؓ کے مختلف پہلوؤں پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔

● مکرم بشارت احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ موتی ہاری تحریر کرتے ہیں کہ بعد نماز مغرب خاکسار کی صدارت میں تلاوت کلام پاک اور نظم خوانی سے جلسہ یوم مصلح موعودؓ کا آغاز کیا گیا جس میں خاکسار کے علاوہ مکرم سید زاہد احمد صاحب، مکرم سید خالد احمد صاحب، مکرم سید عابد احمد صاحب اور عزیز سید اقبال احمد صاحب نے تقاریر کیں۔ اور مکرم سید عابد احمد صاحب نے نظم پڑھی۔ دعا کے ساتھ اجلاس برخواست ہوا۔ غیر از جماعت احباب نے بھی جلسہ میں شرکت کی۔ اس موقعہ پر حاضرین میں شیرینی بھی تقسیم کی گئی۔

● مکرم مولوی رفیق احمد صاحب طارق مبلغ سلسلہ وارنگل تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ ۲۰/۲/۸۸ کو احمدیہ مشن پالاکرتی میں بعد نماز مغرب و عشاء زیر صدارت مکرم مولوی عبدالرؤف صاحب عاجز معلم وقف جدید جلسہ یوم مصلح موعودؓ منعقد کیا گیا۔ جس میں عزیز مدار احمد صاحب کی تلاوت قرآن کریم اور عزیز محمد شریف صاحب کی نظم خوانی کے بعد خاکسار کے علاوہ عزیز محمد شریف صاحب، عزیز مدار احمد صاحب، مکرم محمد پاشا صاحب صدر جماعت پالاکرتی اور صدر جلسہ نے تقاریر کیں۔ اس دوران عزیزہ طاہرہ بیگم صاحبہ نے نظم پڑھی۔ دعا کے ساتھ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

● مکرم شرافت احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ موسیٰ بنی مائینز بہار تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ ۲۰/۲/۸۸ کو بعد نماز مغرب زیر صدارت مکرم شیخ ابراہیم صاحب صدر جماعت جلسہ یوم مصلح موعودؓ منعقد ہوا جس میں مکرم انوار احمد صاحب کی تلاوت قرآن پاک کے بعد خاکسار نے عہد دہرایا اور مکرم مبشر احمد صاحب نے خوش الحانی سے نظم پیش کی۔ ازاں بعد مکرم منصور احمد صاحب ناظم تبلیغ، مکرم خلیل احمد صاحب سیکرٹری تبلیغ، مکرم منور احمد صاحب بی اے نائب صدر جماعت، مکرم مولوی غلام ہادی صاحب معلم وقف جدید، مکرم مولوی سید قیام الدین صاحب برق سلسلہ اور محترم صدر جلسہ نے مختلف عنوانات پر تقاریر کیں اور خاکسار نے نظم پڑھی۔ دعا کے ساتھ اجلاس برخواست ہوا۔

آخر پر حاضرین کی تواضع کی گئی۔

● — مکرم محمد یوسف صاحب قریشی سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ حیدرآباد تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ ۲۱-۲-۸۸ کو بعد نماز عصر احمدیہ جوبلی ہال میں زیر صدارت محترم سیٹھ محمد اسمٰعیل صاحب جلسہ یوم مصلح موعودؓ منعقد ہوا۔ جس میں مکرم ... احمد صاحب انصاری کی تلاوت قرآن پاک اور مکرم سید یٰسین صاحب نگیر والا کی نظم خوانی کے بعد مکرم مولوی محمد شمس الدین صاحب نے پیشگوئی مصلح موعودؓ کا متن پڑھ کر سنایا۔ ازاں جملہ مکرم ظہیر احمد صاحب وارنگل، مکرم شیخ مسعود احمد صاحب انیسی، مکرم محمد حجت سمیع اللہ صاحب، مکرم انور احمد صاحب، مکرم سید ابرار احمد صاحب، مکرم مولوی محمد عبداللہ صاحب بی ایس سی، مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ سلسلہ اور محترم صدر جلسہ نے تقاریر کیں۔ اس دوران مکرم مقصود احمد صاحب مشرقی اور مکرم محمد عبدالستار صاحب تماپوری نے نظمیں پڑھیں۔ دعا کے ساتھ جلسہ کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔ اور حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی۔

● — مکرم مولوی رفیق احمد صاحب طارق مبلغ سلسلہ وارنگل تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ ۲۰-۲-۸۸ کو بعد نماز مغرب وعشاء مشن ہاؤس چنور میں زیر صدارت مکرم مولوی عبدالرؤف صاحب عاجز مبلغ سلسلہ جلسہ یوم مصلح موعودؓ کا انعقاد کیا گیا جس میں عزیز محمد شریف صاحب آف پالاکرتی کی تلاوت قرآن مجید اور عزیز حمایت احمد صاحب کی نظم خوانی کے بعد خاکسار نے پیشگوئی مصلح موعودؓ کا متن پڑھ کر اس کی اہمیت بیان کی۔ ازاں بعد عزیز امام احمد صاحب اور مکرم مولوی عبدالرؤف صاحب نے تقاریر کیں۔ دعا کے ساتھ جلسہ کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔

● — محترمہ نیاز سہیل صاحب جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ چنتہ کنٹہ تحریر کرتی ہیں کہ مورخہ ۲۱-۲-۸۸ کو زیر صدارت محترمہ احمدی بیگم صاحبہ صدر لجنہ جلسہ یوم مصلح موعودؓ منعقد کیا گیا۔ جس میں مکرمہ افسر بیگم صاحبہ کی تلاوت کلام پاک کے بعد خاکسار نے عہد دہرایا اور مکرمہ سلیمہ بیگم صاحبہ نے خوش الحانی سے نظم پیش کی۔ ازاں بعد مکرمہ ناصرہ بیگم بشیر صاحبہ، مکرمہ رضیہ بیگم صاحبہ، مکرمہ عفت بیگم صاحبہ، مکرمہ افسر جہاں صاحبہ، مکرمہ طاہرہ محمود صاحبہ، مکرمہ بشیرہ بیگم صاحبہ، مکرمہ شہزادی بیگم صاحبہ، مکرمہ بشریٰ بیگم صاحبہ، مکرمہ صابرہ بیگم صاحبہ، مکرمہ بدر النساء بیگم صاحبہ اور مکرمہ احمدی بیگم صاحبہ نے تقاریر کیں اور مکرمہ ناصرہ بیگم صاحبہ، مکرمہ مجیب سلطانہ صاحبہ، مکرمہ عفت بیگم صاحبہ، مکرمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ، مکرمہ نورجہاں صاحبہ، مکرمہ محمودہ بیگم صاحبہ، مکرمہ فہمیدہ بیگم صاحبہ اور مکرمہ عائشہ بیگم صاحبہ نے نظمیں پڑھیں۔ جلسہ میں وڈیالہ کی لجنہ اور ناصرات نے بھی کثرت سے شرکت کی۔ آخر میں محترمہ صدر صاحبہ نے کھیلوں میں امتیازی پوزیشن حاصل کرنے والی ممبرات لجنہ و ناصرات میں انعام تقسیم کئے۔ دعا کے ساتھ اجلاس کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔ حاضرات کی ضیافت کا بھی انتظام کیا گیا۔

● — مکرمہ ناصرہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ تیماپور تحریر کرتی ہیں کہ مورخہ ۲۰-۲-۸۸ کو زیر صدارت محترمہ امۃ المتین صاحبہ صدر لجنہ یادگیر جلسہ یوم مصلح موعودؓ منعقد ہوا۔ جس میں یادگیر اور دیو درگ کی بہنوں نے بھی شرکت کی۔ کارروائی کا آغاز مکرمہ ... بی صاحبہ کی تلاوت قرآن کریم اور مکرمہ کوثر صدیقہ صاحبہ یادگیر کی نظم خوانی سے ہوا۔ ازاں بعد عزیزہ عطیہ ربانی صاحبہ دیو درگ، مکرمہ شہناز بیگم صاحبہ دیو درگ، مکرمہ امۃ النصیر نگینہ صاحبہ یادگیر، مکرمہ منصورہ بیگم صاحبہ دیو درگ، مکرمہ فاطمہ بیگم صاحبہ نائب صدر لجنہ تیماپور، مکرمہ ذکیہ بیگم صاحبہ دیو درگ، مکرمہ رفعت صاحبہ تیماپور، مکرمہ نورجہاں بیگم صاحبہ تیماپور اور محترمہ صدر صاحبہ نے تقاریر کیں اور مکرمہ امۃ الراحت صاحبہ نے نظم پڑھی۔ مقابلہ جات میں پوزیشن حاصل کرنے والی بہنوں کو انعامات دیئے گئے اور دعا کے ساتھ کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔ جملہ حاضرات کی شیرینی اور چائے سے تواضع کی گئی۔ یادگیر اور دیو درگ کی مستورات کے کھانے کا بھی انتظام کیا گیا۔

● — مکرم شمس الحق خان صاحب معلم وقف جدید کرڈاپلی تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ ۲۳-۲-۸۸ کو بعد نماز مغرب و عشاء زیر صدارت مکرم محمد صدیق صاحب صدر جماعت جلسہ یوم مصلح موعودؓ منعقد ہوا۔ جس میں مکرم مولوی مطلوب احمد صاحب خورشید کی تلاوت کلام پاک اور مکرم شیخ عبداللہ صاحب قائد مجلس کی نظم خوانی کے بعد مکرم مولوی مطلوب احمد صاحب خورشید نے پیشگوئی مصلح موعودؓ کا متن پڑھ کر سنایا۔ ازاں بعد خاکسار شمس الحق خان، مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز، مکرم مولوی شیخ عبدالحلیم صاحب مبلغ سلسلہ اور مکرم محمد صدیق صاحب صدر جلسہ نے تقاریر کیں۔ دعا کے ساتھ جلسہ کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔ اور حاضرین میں مٹھائی تقسیم کی گئی۔

● — مکرم مولوی محمد عمر صاحب تیماپوری مبلغ سلسلہ شیموگہ تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ ۲۰-۲-۸۸ کو احمدیہ مسجد میں زیر صدارت مکرم ایس۔ ایم جعفر صادق صاحب جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں محترم صدر اجلاس کی تلاوت قرآن پاک کے بعد مکرم خضر محمود صاحب نے پیشگوئی مصلح موعودؓ کا متن پڑھ کر سنایا۔ مکرم عبدالعلیم صاحب زعیم انصار اللہ، مکرم سراج الحق صاحب، خاکسار محمد عمر تیماپوری نے اور محترم صدر جلسہ نے تقاریر کیں۔ اس دوران مکرم عبدالمغنی صاحب اشرف اور عزیزم ذی شریف صاحب عمر نے نظمیں پڑھیں۔ دعا کے ساتھ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

● — محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ تحریر فرماتی ہیں کہ مورخہ ۲۰-۲-۸۸ کو لجنہ اماء اللہ کیرنگ کے چاروں حلقوں میں علیحدہ علیحدہ ذہنی اور ورزشی مقابلے ہوئے اگلے روز بعد نماز مغرب محترمہ امۃ الرحیم صاحبہ جنرل سیکرٹری امانت گروپ کی صدارت میں جلسہ یوم مصلح موعودؓ کی کارروائی محترمہ امۃ النعیم صاحبہ کی تلاوت قرآن کریم اور محترمہ امۃ العزیز صاحبہ کی نظم خوانی سے شروع ہوئی اور دو نظم مذکرہ بیگم صاحبہ، خدیجہ بیگم صاحبہ، امۃ النعیم صاحبہ اور شافعیہ بیگم صاحبہ نے اور اڑیہ نظم مبارکہ بیگم صاحبہ نے پڑھی۔ تقریری پروگرام میں مبشرہ بیگم صاحبہ، خالدہ بیگم صاحبہ، امۃ الحی صاحبہ، امۃ الرشید صاحبہ، صابرہ بیگم صاحبہ، باسط بیگم صاحبہ، نعمت بیگم صاحبہ، خیرن بی بی صاحبہ، خورشیدہ بیگم صاحبہ، فرخیہ بیگم صاحبہ، حافظہ بیگم صاحبہ اور مکرمہ رحمت بی بی صاحبہ نے حصہ لیا۔ دعا کے بعد شیرینی تقسیم کی گئی۔

● — محترمہ امۃ النعیم شمس صاحبہ جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ حیدرآباد رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۲۱-۲-۸۸ کو احمدیہ جوبلی ہال میں زیر صدارت محترمہ اعظم النساء صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ صوبہ آندھرا پردیش جلسہ منعقد ہوا۔ کارروائی کا آغاز امۃ القیوم وسیم صاحبہ کی تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ صدر صاحبہ نے عہد نامہ دہرایا اور ناصرات کی ایک لڑکی اسماء جبین نے پیشگوئی مصلح موعودؓ کی الہامی عبارت سنائی۔ بعدہ محمودہ رشید صاحبہ نے احادیث مع ترجمہ پڑھ کر سنائیں۔ امۃ النعیم صاحبہ نے خوش الحانی سے نظم پڑھی۔ ازاں بعد انیسہ صلاح الدین صاحبہ اور سیما جاوید صاحبہ نے پیشگوئی مصلح موعودؓ کے مختلف پہلوؤں پر اور بہت سی بہنوں نے "کاروان" کی اہمیت اور اس کی فضیلت" کے عنوان پر تقاریر کیں۔ اسی دوران بشریٰ مبارکہ صاحبہ اور رہبیتہ صلاح الدین صاحبہ نے تقاریر کیں۔ بعدہٗ پیشگوئی مصلح موعودؓ سے متعلق کوئز ٹائپ کا امتحان لیا گیا۔ گروپ A کی ممبرات نے سوالات کے جوابات بڑے اچھے رنگ میں دے کر انعام اوّل حاصل کیا۔ اختتامی دعا کے بعد نماز ظہر اور عصر با جماعت ادا کی گئی۔ اور کارروائی اختتام کو پہنچی۔ الحمدللہ۔

● — دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی جانب سے موصولہ اطلاع کے مطابق مورخہ ۲۰-۲-۸۸ کو لجنہ اماء اللہ چارکوٹ کے زیر اہتمام مسجد احمدیہ میں زیر صدارت محترمہ رحمت بی بی صاحبہ جنرل سیکرٹری جلسہ منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن مجید محترمہ صدر صاحبہ نے کی۔ نظم عزیزہ طیبہ بیگم نے پڑھی۔ بعدہٗ حبیبہ بیگم صاحبہ، لبیبہ بیگم بنت مکرم مولوی بشارت احمد صاحب محمود، مبارکہ بیگم صاحبہ، ناصرہ بیگم صاحبہ اور محترمہ صدر جلسہ نے تقاریر کیں۔ دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

● — مکرمہ طلعت عارف صاحبہ نائب صدر لجنہ موتی باری لکھتی ہیں کہ مورخہ ۱۸-۲-۸۸ کو خاکسار کی زیر صدارت جلسہ مصلح موعودؓ منعقد ہوا۔ جس میں تلاوت کلام پاک و نظم خوانی کے بعد خاکسار طلعت عارف، مکرمہ سیدہ رخسانہ پروین صاحبہ سیکرٹری تبلیغ، مکرمہ سیدہ طارقہ جمیل صاحبہ صدر لجنہ اور مکرمہ سیدہ فرزانہ پروین صاحبہ سیکرٹری خدمت خلق نے تقاریر کیں۔ اس دوران عزیزہ سیدہ اقبال احمد نے نظم پڑھی۔ آخر پر حاضرین میں مٹھائی تقسیم کی گئی۔ جلسہ میں غیر احمدی مستورات بھی بفضل تعالیٰ کافی تعداد میں موجود تھیں۔ دعا کے ساتھ جلسہ کی کارروائی ختم ہوئی۔

● — مکرمہ نسیم بیگم صاحبہ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ کالیکٹ تحریر کرتی ہیں کہ مورخہ ۲۰-۲-۸۸ کو جلسہ یوم مصلح موعودؓ کی کارروائی کا آغاز خاکسار کی تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ ناچیز نے ہی عہد نامہ دہرایا۔ حمد محترمہ شفاعت النساء صاحبہ نے پڑھ کر سنائی۔ بعدہٗ شہناز بانو صاحبہ، ... بیگم صاحبہ، شفاعت النساء صاحبہ، خاکسار نسیم بیگم اور محترمہ صدر صاحبہ نے تقاریر کیں۔ شہناز بانو نے نظم یوم حضرت مصلح موعودؓ پڑھی۔ اور عزیزہ محمد رئیس خان نے ترانہ ولیڈ ... سنایا۔ بعدہٗ ناصرات کی بچیوں کا جلسہ ہوا۔ جس میں ناچیز نے عہد نامہ دہرایا۔ اور محترمہ صدر صاحبہ نے دعا کرائی۔

درخواست دعا

مکرم ایس ایم رضوان صاحب ساکن کٹک ... دوبارہ جبیں رد پئے اعانت بدر میں ادا کر کے اپنی کامل صحت و شفا کے لئے قارئین سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

خاکسار ملک صلاح الدین انچارج دفتر جدید قادیان

اعلانات نظارت دعوت و تبلیغ

مبلغین کرام توجہ دیں

جملہ مبلغین کرام کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال رمضان المبارک کا مہینہ انشاء اللہ تعالیٰ ۱۸ اپریل ۱۹۸۸ء مطابق ۱۸ شہادت ۱۳۶۷ ہش سے شروع ہو رہا ہے۔ اس لئے مبلغین کرام اس مقدس مہینہ میں دورے نہ کریں بلکہ اپنی اپنی جماعتوں میں قیام کر کے درس و تدریس۔ تراویح و تہجد اور دیگر تربیتی و تعلیمی پروگرام جاری رکھیں تاکہ جماعتیں رمضان المبارک کی برکات و فضائل سے پوری طرح فائدہ اُٹھائیں۔

رمضان کا مہینہ قادیان میں گذارنے والے احباب متوجہ ہوں

انشاء اللہ تعالیٰ امسال رمضان شریف ۱۸ اپریل ۱۹۸۸ء سے شروع ہو رہا ہے جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کے جو دوست یہ بابرکت مہینہ مرکز سلسلہ قادیان میں تشریف لا کر گذارنے کے خواہشمند ہوں اور یہاں کے دینی و روحانی ماحول سے مستفیض ہونے، درس قرآن مجید و حدیث شریف سُننے اور اعتکاف میں بیٹھنے کے متمنی ہوں۔ اُنہیں چاہیئے کہ اپنی درخواستیں صدر جماعت کی تصدیق کے ساتھ جلد نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان میں بھجوا دیں اور درخواست میں یہ بھی وضاحت فرمائیں کہ آیا وہ قادیان میں قیام کے دوران اپنے نان و نفقہ کے اخراجات خود برداشت کریں گے یا لنگرخانہ سے ان کے طعام کا انتظام ہونا چاہیئے۔

امید ہے احباب اپنی درخواستیں جلد بھجوا دیں گے۔

سالانہ رپورٹ کارگذاری

جملہ مبلغین و معلمین کرام امراء، صدر صاحبان اور سیکرٹریان تبلیغ کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ دو ۸۸-۱۹۸۷ء کی اپنی سالانہ تبلیغی کارگذاری کی رپورٹیں ماہ اپریل کے پہلے ہفتہ میں نظارت ہذا کو بھجوا دیں۔

۱۔ رپورٹ تمام کوائف و اعداد و شمار اور ایمان افروز واقعات کے ساتھ ہر پہلو سے مکمل ہو کسی قسم کی تشنگی باقی نہ رہے۔

۲۔ ہر مضمون سے متعلق رپورٹ علیحدہ صفحہ پر بھجوائیں تاکہ اُنہیں CONSOLIDATE کرنے میں سہولت رہے۔

۳۔ چونکہ آپ کی مساعی کا ذکر خلیفۂ وقت کی طرف سے جلسہ سالانہ کے موقع پر ہوتا ہے۔ اس لئے رپورٹ کی تیاری میں احتیاط اور ذمہ داری کی ضرورت ہے۔

۴۔ تبلیغی و تربیتی میدان میں اگر احباب جماعت کو بھی ذاتی طور پر ایمان افروز واقعات پیش آئے ہوں تو وہ بھی اُنہیں براہِ راست نظارت دعوۃ و تبلیغ میں تحریر کر کے ممنون فرما دیں۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

أَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ
(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب:۔ ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چت پور روڈ۔ کلکتہ ۷۳۰۰۰۷

MODERN SHOE CO.
31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD
PHONE :- 275475
RESI :- 273903
CALCUTTA-700073.

اَلْخَيْرُ كُلُّهٗ فِي الْقُرْاٰنِ
ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے۔
(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA PHONE - 279203
CARDBOARD BOX MFG. CO
MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF - CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE - CARDBOARD - PRINTERS
15. PRINCEP STREET, CALCUTTA-700072

ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج ☆ جس کی فطرت نیک ہے آئے گا وہ انجام کار

رائچوری الیکٹریکلس (الیکٹرک کنٹریکٹر)
RAICHURI ELECTRICALS
(ELECTRIC CONTRACTOR)
TARUN BHARAT CO-OP HOUSE SOCT
PLOT NO-6. GROUND FLOOR, OLD CHAKALA
OPP. CIGARETTE HOUSE ANDHERI (EAST)
BOMBAY- 400099
PHONE { OFFICE :- 6348179 RESI :- 629389

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھُوَ النَّاصِر
کراچی میں معیاری سونا کے زیورات بنوانے اور خریدنے کے لئے تشریف لاویں۔
الرؤف جیولرز
۱۴۔ خورشید کلاتھ مارکیٹ صبر دری۔ شمالی ناظم آباد۔ کراچی
(فون نمبر 617096)

حدیث نبوی ﷺ

اَلْحِكْمَةُ ضَالَّةُ الْمُؤْمِنِ
حکمت کی بات مومن کی گمشدہ اونٹنی کی طرح ہے۔

AUTOWINGS-
آٹو ونگس
15. SANTHOME HIGH ROAD
MADRAS - 600004
PHONE { 76360 74350

يَنْصُرُكَ رِجَالٌ نُّوْحِيْ اِلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ

{تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے}

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکردہ { کرشن احمد، گوتم احمد اینڈ برادرس، سٹاکسٹ جیون ڈریسز۔ مدینہ میدان روڈ۔ بھدرک ۔ ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)

پروپرائیٹر:۔ شیخ محمد یونس احمدی۔ فون نمبر:۔ 294

"میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں!"

ارشاد حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

NO. 75, FARAH COMMERCIAL COMPLEX
J.C. ROAD BANGALORE - 560002
PHONE :- 228666

محتاج دعا:۔ اقبال احمد جاوید مع برادران جے این روڈ لائینز اینڈ جے۔ این انٹرپرائسز

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے"

{ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ}

احمد الیکٹرانکس — کورٹ روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

گڈلک الیکٹرانکس — انڈسٹریز روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

ایمپائر ریڈیو۔ ٹی۔ وی اُوشا پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

- بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو نہ ان کی تحقیر۔
- عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو، نہ خود نمائی سے ان کی تذلیل۔
- امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو، نہ خود پسندی سے ان پر تکبر۔

(کشتی نوح)

M. MOOSA RAZA SAHEB & SONS.
6. ALBERT VICTOR ROAD FORT
GRAM:— MOOSARAZA
PHONE — 605558 } BANGALORE - 560002

پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے!

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش:۔

SAIRA Traders

WHOLE SALE DEALER IN HAWAI & PVC CHAPPALS
SHOE MARKET NAYAPUL HYDERABAD - 500002.
PHONE NO - 522860.

قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے (ملفوظات جلد ہشتم ص۱۳)

ALLIED ٹریڈمارک

الائیڈ پروڈکٹس

سپلائرز:۔ کرشڈ لون۔ لون ٹیبل۔ لون سیڈیوں اور ریڈرن ہوٹس وغیرہ

(پتہ)

نمبر ۷/۲/۲۴/۲ متصل کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن حیدرآباد ۲۷ (آندھرا پردیش)

"نیکی کو سنوار کر ادا کرو۔"

(کشتی نوح)

MR ®

CALCUTTA-15

پیش کرتے ہیں:۔

آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربڑ شیٹ ہوائی چپل نیز ربڑ پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!